U 32261

title - Tohfa Darbaar Tajposhi Yaani Tauzuk Qaisari.

Creator - Pandit Brij Mohan Wadatariya Kaifi

Publisher - Arya Press (Jalandhar)

Date - 1911

Pages - 96

Subjects - Urdu Shayari - Nazmein; Tazkira - Shahaan Englishiya - Adward Haftam

بہ یادگار تاجپوشی ہز امپیریل میجسٹی قیصر ہند جارج پنجم

تحفۂ دربار تاجپوشی

یعنی

تزک قیصری

ایک تاریخی نظم جس میں تواریخ ہند کے اہم نتیجہ خیز واقعات شہنشاہ جارج پنجم قیصر ہند کی تخت نشینی کے وقت تک مذکور ہیں

از

پنڈت برجموہن دتاتریہ کیفی دہلوی مقیم جالندھر شہر

مصنف

منشورات کیفی (بھارت درپن) عورت کی تعلیم ترکیب بند شوکت ہند وغیرہ وغیرہ

سنہ ۱۹۱۱ء

آریہ پریس جالندھر شہر میں مہاشہ ہرنام کے اہتمام سے طبع ہوا

(بالقلم نظام الدین)

قیمت ۸/

دیباچہ

اپنے بادشاہ اور ملکہ کی تشریف آوری کے دن قریب آئے تو مجھے خیال ہوا کہ شاہی نذر کے لیئے کوئی ایسا تحفہ تیار کیا جائے۔ جو اس مبارک موقع کے شایاں ہو۔ اور کُل مُلک کے خیالات کا آئینہ ہو۔ یہ صرف چھپائی کے پیرا ہیں۔ جو محض راقم کی خلوص عقیدت کا نہیں بلکہ کُل مُلک ہند کے جان نثارانہ خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔

یہ ان متبرک قدموں کی برکت ہے کہ راقم کو نذر کے لیئے ایک تاریخی نظم لکھنے کا دھیان آیا۔ کیا عجب کہ ایزدی کے تصدق سے یہ ناچیز کتابچہ اردو نظم میں اپنے طرز کی اوّل کتاب ٹھہرے۔ کیونکہ جہاں تک دیکھا جاتا ہے اس میں تواریخی مضمون پر منظوم کتابیں اب تک تصنیف نہیں ہوئیں۔

جالندھر شہر — پنڈت برجموہن دتاتریہ کیفی دہلوی

تفصیل مطالب

صفحہ کا نمبر	مضمون جو حاشیہ کی سرخی کے مطابق ہے

مضمون جو حاشیہ کی سُرخی کے مطابق ہے	صفحہ نمبر

تزکِ قیصری

۱

زبدۂ اقطاعِ عالم کشورِ ہندوستاں
کس زباں سے ہو سکے تیرے فضائل کا بیاں
شکل یہ تیری ہے تثلیثِ خفی کی رازدار
ہے یہ وہ تکون صدقہ جسکے ہے روحِ رواں ۴
یہ نہیں ہے تو وطن ہے اسلیئے محبوب ہے
خار بھی آنکھوں میں تیرا ہے گلِ باغِ جناں
مہبطِ انوارِ سبحانی رہا ہے تو مدام
روشنی تجھ سے سدا پاتے رہے اہلِ جہاں ۸
مبتدی ہے تُو تو ہے تو منتہی بھی علم کا
علم و حکمت - گیان گُن میں تو ہے اُستادِ جہاں

جو لگا قدموں سے تیرے بس وہ گلشن ہوگیا
۱۲ تو ہے وہ پارس ہے فیض و بذل جسکا بیکراں
وہ بھی اک دن تھا زمانے میں نہ تھی تیری نظیر
غرب کیا اور شرق کیا تھے سب ترے در کے فقیر

۳

نسل وہ تجھ سے اٹھے اے وطن کی سرزمیں
جن کا ثانی سارے عالم میں کہیں پیدا نہیں
نانک سے تیرے ہوئے پیدا ولی سے مہرشی
۴ تھے کرشن اور ویاس و والمیک رشی جن کو کہتے ہیں
پیاس گوتم اور چنچل سے شکتی ملتی
مثل ان شنکراچارج کا کل پا سکے نہیں
حکمت و سائنس کی اب ہیں بتائیں خلق کو
۸ تیری تحقیقات کے پاتال سے چرخ و زمیں
دین اور دنیا کے تو نے وہ مسائل حل کیے
مشعل علم و ہنر کی جس سے چمکی ہر کہیں

بائیت تہذیب کے سانچہ میں تیرے خلق تھی
۱۲ علم و حکمت سے کیا تو نے جہاں زیر نگیں
علم کا کرتے تھے سب بھارت میں آکر اکتساب
مشرقین اس شرق کے خورشید سے تھے فیضیاب

۱۳

تیرے شاہان سلف کی تھی وہ سطوت اور حشم
آگے بڑھ سکتے نہ دشمن جن کے لیتی تھی قدم
راجگان ہند کا وہ چکرورتی راج تھا
۴ جسکی عظمت کی نظیریں دہر میں ملتی ہیں کم
چندربنسی اور سورج بنسی ایسے تھے گھرانے
چاند اور سورج تک تھا جن کا اوتار علم
تھے جدِ شطر اور چانکیہ سے حکیم اشوکا و چندر گپت
نیائے اور نیتی کے بانی ہوے پابند دھرم
۸ تھے سیاست میں اٹل وہ جیسے فولاد تھا
تھے سخاوت میں رہا کرتے تھے ابرِ کرم

نیک تدبیری تھی اور روشن ضمیری اُنپہ ختم
تھے وہ صاحبدل خدا ترس اور ارباب ہمم
اُن کے مدحت گر سبھی اہل نظر ہیں آج تک
نام اُنکے دلپہ نقش کالحجر ہیں آج تک

۴

انتہا پر جبکہ پہنچا ہند کا بدر کمال
ہو گئے پیدا بتدریج اس میں اسباب زوال
گردش دوراں کہو اس کو کہ جور چرخ پیر
یا سرشتی کا نتیجہ یا حکم رب ذوالجلال
الغرض کرنیوں کا اپنے آریوں کو پھل ملا
ثمرۂ اعمال کی وہ بن گئے زندہ مثال
تخت خالی ہو گئے شاہان عالی جاہ کے
کر دیا جنگ مہابھارت نے پامال
کیا معاش اور کیا معاد ان کے بگڑ دونوں گئے
دین میں آیا خلل ابتر ہوا دنیا کا حال

تنگ نظری - پھوٹ - خود غرضی نے یکسر کر دیا
حُبِّ مُلکی اور سچے دھرم کا بھارت میں کال
برق افگن جن کے کل تک دہر میں یلغار تھے
آج اپنے گھر میں وہ مجبور اور ناچار تھے

۵

جبکہ سچے دیں سے برگشتہ زمانا ہو گیا
پھوٹ خود غرضی کا ہر لب پر ترانا ہو گیا
دینِ حق میں نکلیں وہ شاخیں کہ اللہ کی پناہ
بدعتِ نو پر فدا مذہب پُرانا ہو گیا
بن گئیں برنوں کی ذاتیں ہندوؤں میں اسقدر
اُنگلیوں پہ جن کا ناممکن گنانا ہو گیا
نفس کے ایثار پر قربانیاں حاوی ہوئیں
وید منتر اک تنتر کے آگے فسانا ہو گیا
داعیوں نے وہ خرابی آ کے ڈالی ہند میں
جس سے ابتر سب یہاں کا کارخانا ہو گیا

تو ہوئے پیدا یہاں گوتم سے راجا مہرشی
۱۳ جنکی تلقیں پر فدا سارا زمانا ہوگیا
ہند کو پہنچا سکا لیکن نہ فیض ان کا کمال
مشرقِ اقصےٰ میں بار آور ہوا ہندی نہال

۲

ہند میں اب آریوں کا حال ابتر ہوگیا
سلطنت تو مٹی اور راج گھر گھر ہوگیا
جی فرائض سے ہٹا اور آشرم بگڑے سبھی
۳۰ امرِ حق ہر اک کے دل سے محو یکسر ہوگیا
وہ چلی آندھی یہاں بغض و حسد اور پھوٹ کی
اتفاق قوم کا برباد و ابتر ہوگیا
بھائی کا دشمن بنا بھائی ہوئے وہ خوں سفید
۸ قوم کی جانب سے دل ہر اک کا پتھر ہوگیا
ہوگیا اک لفظ بے معنی یہاں حُبِ وطن
جوشِ قومی سے تہی ہر ایک کا سر ہوگیا

ہند کی ابتر حالت

ے

بے سر و ساماں بنے بیٹھے جو سر آرائے ملک
۱۳ قوم کا سرور یہاں ہر ایک خود سر ہو گیا
قوم کا افسر یہاں ہر دشمن ایماں بنا
زعم میں اپنے ہر ایک فرعون بے ساماں بنا

ے

دیکھ کر اطوار یہ باشندگانِ ہند کے
پیشِ چشم آتش دہش کے کوہسار سے وہ دل اٹھے
جن میں تازہ جوش تھا اسلام نے پھونکا ہوا
۳ جن کے دل میں ملک گیری کے بڑے تھے حوصلے
خوش لبِ تیغ تھے جنکے بیاباں میں خوں کے لئے
واسطے زینت کے جن کے کیسے تھے کھولے ہوئے
ہمت اور جرأت کا سیکھا تھا جنہوں نے تازہ گر
۸ تھے دلوں میں جن کے ارماں تازہ تازہ گھر کئے
جن کے سر میں جوش دیں اور ولولوں کا تھا وفور
نقش اسلام کے جوہر دلوں پر نقش تھے

آریوں کا ہی تھا خوں جنکی رگوں میں جوش زن
۱۲ تھے تن اور من عیش سے جن کے بوسیدہ کئے
ہند کے ماتحت تھے کل تک جو دیتے تھے خراج
بن گئے آکر یہاں وہ مالک وہیم و تاج

۸

وادئے جمرود میں جیپال نے پائی جو ہار
ہند کو اس نے پٹھانوں کا بنایا اک شکار
وحشیوں کے غول کے غول آئے دن آنے لگے
۱۳ جنکی چنگیز اور نادر سے سوا تھی لوٹ مار
آریہ ہند و تنزل کی جو حالت میں تھے پست
بھاگتے پھرتے تھے ان کے سامنے مثل غبار
گاتھ لوگوں نے کیا تھا اہل روما کا جو حال
۸ ہندیوں کو اب پٹھانوں نے کیا ویسا ہی خوار
سترہ حملے وہ کئے محمود نے اس ملک پر
جنکی خونریزی و غارت کا نہیں ممکن شمار

ملک کا ستھراؤ اس کے کشت و خوں سے ہو گیا
بن گیا یہ گلشنِ بھارت اک اُجڑا سا دیار
تیغِ افغانی کے آگے پانی پانی ہو گئی
آگ وہ فولادِ ہندی کی کہ تھی دشمن شکار
ہے حقیقت میں مکافاتِ عمل کا یہ سبق
ہند کی تاریخ کا لوٹا گیا جو یوں ورق

۹

اسکے حملوں سے نہ نپٹا تھا ابھی ہندوستاں
جو شہاب الدین غوری کا ہوا دھاوا یہاں
تخت دہلی پر تھا متمکن پتھورا اُن دنوں
جس کے سر پر تھا جُدھشٹر کا چھتر سایہ کناں
ہے ترائن ایک تاریخی جگہ جس کے قریب
اب تلک بھارت کے ہیں جنگاہ کے باقی نشاں
غوری و پرتھی راج کی فوجیں وہاں جا کر جمیں
اور ایسا رن پڑا گھمسان کا آکر وہاں

جسمیں گھونگٹ کھا گئے افغانی فوجوں کے پرے
بھاگ کر سردار غوری نے بچائی اپنی جاں
ہند کے سیناپتی کے ہاتھ وہ میداں رہا
کر لیا قبضے میں اسنے شاہِ غوری کا نشاں
پھر کیا اسنے عیاری سے ہندوستان کو
اور ملی رن میں شہادت راجہ چوہان کو

۱۵

پست بھارت ورش کی اب ایسی قسمت ہوگئی
مٹ گئی آزادی غیروں کی حکومت ہوگئی
بانکپن تھا جن طبیعت میں جو دل تھا بس غیور
اب غلامی اور اطاعت اُن کی عادت ہوگئی
گر سلف پھر زندہ ہو کر آ سکے کب پہچانتے
مسخ ایسی اہلِ ہندوستاں کی صورت ہوگئی
فاہیاں حیرت سے کہتا گر اسکو دیکھتا
کیا یہ وہ ہی ہندوستاں ہے کیا اسکی حالت ہوگئی!

قومیں سب ہی بڑھتی اور گھٹتی رہی ہیں دہر میں
پر نہ پاؤ گے کہیں ایسی جو ذلت ہو گئی
ساتھ ہی قومی حکومت کے گیا امن و اماں
۳ فارغ البالی و دولت یہاں سے رخصت ہو گئی
علم و حکمت اور تجارت کے نشاں مٹنے لگے
آریوں کی قومی عزت کے نشاں مٹنے لگے

۱۱

گرچہ اب ہندوستاں کی اپنی قسمت سے ٹھنی
ہو گئی دور فلک کو ہندوؤں سے دشمنی
عزت قومی کی حس لیکن نہ باطل ہو گئی
۴ دھرم اور ناموس قومی کی تھی باقی روشنی
حملہ آور جب ہوا ہے خطۂ چتوڑ پر
وہ علاءالدین ہزبر بیشۂ مردانگی
خوب رجپوتوں نے جوہر سورمیری کے دکھائے
۵ منہ نہ پھیرا جنگ سے گو جان پر ہی آ بنی

لاکھ حوریں ولیاں جن پہ کہ ہو جائیں نثار
جانِ عشق و زہد و عصمت کی وہ رانی پدمنی
جب یہ دیکھا اس نے اب ہے جانِ حرمت کا بدل
۱۲ وہ کیا جوہر کہ چھاتی جس سے شیروں کی چھنی
عفت و ناموس نسواں کے لئے وہ مر مٹی
تم نہ پاؤ گے زمانے میں کوئی ایسی ستی

۱۳

جب پٹھانوں کا یہاں پورا تسلط ہو گیا
فتح اسلامی کا رامیشر تلک ڈنکا بجا
قاعدہ ہے جب حکومت غیر کی ہوگی کہیں
۴ تو بدل جائیگا سب نقشہ قدیم اس ملک کا
اس طرح بیٹھے جو ٹھنڈے ہو کے والی ہند کے
تو یہ سمجھے خاتمہ اب جورِ گردوں کا ہوا
تھا گماں ان کا۔ منہ پر آئینگی کیا آفتیں
۸ کیا خبر تھی ان کو۔ کیا کیا اور ابھی ہے دیکھنا

جب ہوا تیمور کا حملہ تو سمجھے اہل ہند
ہے ابھی خمیازہ باقی شامت اعمال کا
پانچ دن تک اسنے دلّی میں کیا وہ قتل عام
شہر کا ہر کوچۂ و برزن خوں کا دریا بن گیا ۱۲
جگ جیدھ منظر کا جہاں مشہور دوراں ہو گیا
اب وہی اندر پرست اک شہر ویراں ہو گیا

۱۳

رنگ بگڑا جب پٹھانوں کے یہاں دربار کا
تو ہوا رُخ اس طرف فرغانہ کے سردار کا
فتح کابل جنگ پانی پت میں بابر کو ملی
اور الٹا تختہ ابراہیم کے گلزار کا ۴
کی ظہیر الدین بابر نے وہ قائم سلطنت
جسکا ورثہ تھا مقدر پشتی سرکار کا
دیکھ کر یہ حال ہند و خواب غفلت سے اٹھے
کام ہمت سے لیا گو وقت تھا ادبار کا ۸

ظہیر الدین بابر ۱۵۲۶ء

۱۳

رانا سانگا والئ میواڑ زیبا ہے اگر
سروِ آزاد اس کو کہیئے ہند کے گلزار کا
شیر جس کے خوف سے جنگل میں جاتے تھے دہل
وہ بنا سالار ہندی لشکرِ جرّار کا ۱۳
ہندوؤں کے ساتھ جس میں تھے مسلماں بھی شریک
تھا وطن پر سب کے دل میں ولولہ ایثار کا
فتح لیکن ہندیوں کے بخت سے تھی اٹھ گئی
حق میں بابر کے رہی جنگ فتحپور سیکری ۱۶

۱۴

سابقہ دو شاہوں سے بابر کا بھارت میں ہوا
جن میں تھا اک شاہ دنیا۔ شاہِ دیں تھا دوسرا
شاہ دنیا یعنی سانگا پر تو پائی اس نے فتح
شاہِ دیں نے اس کے ملکِ دل پہ قبضہ کر لیا ۳
یہ بھی ہے کیا حیرت انگیز اور دلچسپ اتفاق
سکھوں اور مغلوں کی قسمت پر جو تم سوچو ذرا

خیر ذکر اسکا کہیں اور آئیگا اب دیکھئے
فاتح اور مفتوح میں برتاؤ کیا ہونے لگا ۸
کس طرح مفتوح بھولے فاتحوں کی سختیاں
کس طرح شیر و شکر ہندو مسلماں ہو گیا
فتح بنگالہ کو چھوڑ آیا مدد کے واسطے
دھرم کا بھائی ہمایوں - ملکۂ چتوڑ کا ۱۳
وقت غربت میں ہی سلطاں جو سرگرداں ہوا
ہندو راجہ ہی معاون اور خبر گیراں ہوا

۱۵

قاعدہ ہے جتنی ہیں دنیا میں وہ قومیں جہاں
خلق اور تہذیب ہی کی دولت سے بنتے ہیں وہاں
جس کی تہذیب فارس اور خلفائے عباسی کی
پھیلی وہ دنیا میں بغداد سے آکر یہاں ۳
ہند ہے مشکور ان کے واسطے اسلام کا
ہیں لطافت اور نزاکت جو مذاقی خوبیاں

تھا عرب کا رنگ جو اسلام کی تہذیب میں
حُبِّ مُلکی اور تھی جمہوریت اک جسکی شان ۸
اسکی ترتیب اور ترقی پھر یہاں ہونے لگی
مُدّتوں سے تھا جسے بھولا ہوا ہندوستاں
خُلقِ احسن کا ہوا دونوں کے باہم میل جول
اِک نئی تہذیب ہندی ہوگئی پیدا یہاں ۱۳
خُوبیوں کے معترف جسکی ہیں سب اہلِ فرنگ
اب تلک باقی ہے ہندی زندگی میں جسکا رنگ

۱۶

نور جو اسلام کی تہذیب کا پھیلا یہاں
ہوگئی اُس سے عرب کی اور عجم کی دُونی شان
خسرو اور فیضی سے شاعر اور غنی سی نکتہ سنج
رشکِ سحباں انکو گر کہئے تو سچ ہے بیگماں ۳
پھر ابوالفضل اور ظہوری ایسے شاہِ ملکِ نثر
جنکی تحریریں عجم کو کر گئیں ہیں بستہ دہاں

جمع ہوں تاریخ کے دفتر زمانے کے اگر
تو بدایونی - فرشتہ کا رہے پلہ گراں
علم دیں کی ضمن میں جو لکھ گئے عبدالعزیز
کرسکا چون وچرا اس میں نہ کوئی نکتہ داں
صوفی اور عارف بھی انہیں ایسے ایسے ہو گئے
جن سے بہتر تم نہ پاؤ گے بزیر آسماں
سالکِ راہِ خدا سلطان جی روشن ضمیر
شمس تبریزی کا وہ جذبہ اور جلال اللہ کی شان
الف ثانی کی وہ توحید اور معین الدین کا عشق
کم ہے گر کہئے کہ تھے وہ عشق اور عرفاں کی جاں
بڑھ کے اکبر اور عالمگیر سے یہ شاہ تھے
ہے بجا نازاں جو ان پر جس قدر ہندوستاں
ایسے ایسے شخص یاں پیدا کئے اسلام نے
کلمہ گو ہندو مسلماں سب ہیں جن کے نام کے

ایسی جاذب اور موثر شخصیت اکبر کی تھی
پاؤ گے تاریخ میں تمثیل جس کی شاذ ہی
ہندوؤں کے ہاتھ سے پامال کروایا وہ ملک
۴ افغنہ سے زک جہاں جیپال کو حاصل ہوئی
خطۂ میواڑ ہے سر جو کہ جسم ہند کا
اسکی سرکوبی کی جب اکبر کو چنتا لگ گئی
خوں پہ رجپوتوں کے رجپوتوں کو ہی اکسا دیا
۸ والئ میواڑ وہ پچھوا رہے ہیں ڈالی دشمنی
پہلے خلجی اور بہادر کا پڑا تھا اسپہ ہاتھ
اینٹ سے اینٹ اب بجا دی مان نے چتوڑ کی
وہ شہ سیسودیہ پرتاب - باپا کا سپوت
۱۲ جس سے بڑھکر خلق نے دیکھا نہ جودھا اور جری
جب جلاوت کا کھلا راز اسکی شاہنشاہ پہ
پھر نہ بھیجی فوج اودے پور کے شہ پناہ پر

سلطنت کے کام میں جب ہو گئے وہ حصّہ دار
اور دربارِ شہی میں بڑھ گیا اُن کا وقار
تو مسلمانوں سے تھا جو رنج وہ جاتا رہا
کچھ نہ دل میں ہندؤوں کے رہ گیا باقی غبار ۴
اس طرح مُغلوں مسلمانوں سے وہ ملنے لگے
تھے نہ تیمور اور محمود ان کے گویا تاجدار
تھی حکومت میں نہ ہندو اور مسلماں کی تمیز
بذلِ شاہی میں ہر اک ہندی تھا یکساں حصہ دار ۸
پالسی اکبر کی ایسی گہری اور گمبھیر تھی
جس نے مُغلیہ حکومت کی بنا کی استوار
شخصی اوصاف اور اخلاق اسکے کچھ ہی تھے مگر
وہ تمدّن اور تدبیر کا تھا گنج شاہوار ۱۲
پالسی اکبر کی تم ہرگز نہ ناقص پاؤ گے
حال کی تہذیب کا معیار رکھ لو سامنے

قلعہ اور مسجد نظر آتے ہیں دلّی میں جو آج
جن کے بننے پر لگا تھا ہفت کشور کا خراج
جانشیں اکبر کا دلّی میں جو تھا شاہِ جہاں
تھا وہ شاہ عدل گستر اور تھا نیکو مزاج
یہ عمارات اسکی ہیں شُستہ مذاقی کا ثبوت
خوش مذاقی اور جہانبانی کا تھا وہ امتزاج
نام پر بیگم کے جو روضہ کیا اس نے بنا
دیکھ کر سیّاح یورپ جسکو ہیں حیران آج
جوڑ کا اسکی نہیں ہے ساری دنیا میں مکان
بے شُبہ سرتاج ہے اعجوبۂ عالم کا تاج
پالسی دادا کی اسکی تھی سدا پیش نظر
عدل گستر امن پرور اسکا ہے مشہور راج
اس کو یکساں تھی یہ ساری خلقت ہندوستاں
الغرض شاہِ جہاں تھا واقعی شاہِ جہاں

قید کر کے باپ کو اور بھائیوں کو مار کر
بیٹھا عالمگیر اورنگ شہی پر بے خطر
اک علاءالدین تھا۔ اک یہ محی الدین تھا
۴ سب پیرگوں سے لہو کا داغ جن کے نام پر
جنگجو تھی ملک گیری کے وہ دونوں رکن تھے
سخت گیری اور سیاست میں تھے شل ہمدگر
جبر عیاری و تقویٰ اور زہد و پاس دین
۸ ذات شاہی میں تھے یہ اوصاف ازبس جلوہ گر
پالیسی میں بادشا کی نقص تھے کچھ یا نہ تھے
اسکی شخصی زندگی میں تھے محاسن بیشتر
پھر ہوا ایسا ہوا خوان دولت پھر گئے
۱۲ جا ملا ۔ سمجھے کہ اس کی ورثوں سے اک پسر
سلطنت کو ایسی باتوں نے وہ پہنچایا گزند
راجپوتوں ۔ مرہٹوں سکھوں نے کی گردن بلند

۱۳

ایک جنس خاصہ اس ملک میں ہے جاں گیر
متصف ہیں جس سے نصاریٰ وہش کے برنا و پیر
گر خلوص اور مہر سے پیش آئے اُنکے ساتھ غیر
تو وہ کر دیتے ہیں شرک اسکے لئے تاج و سریر ۴
گر حکومت غیر ہندو کی ہو تو پروا نہیں
ہو وہ اپنا دیں مزاحم اور نہ ہو وہ سخت گیر
تو رفاقت اور اطاعت کیں وہ ہیں اُسکے غلام
جان تک کو اس کی خدمت میں وہ سمجھینگے حقیر ۸
ہاتھ ڈالے اُنکے ناموس اور دھرم میں وہ اگر
بدلہ لینے میں نہ اُن سا کوئی ہوگا بد بگیر
نائب اللہ کا سمجھتے ہیں شہ عادل کو وہ
سایۂ رب جانتے ہیں اسکو زیر چرخ پیر ۱۲
شان یزداں ذات سلطاں میں سمجھتے ہیں عیاں
لطف شاہی پر ہے صدقہ انکا مال اور جسم و جاں

فہم عالمگیر میں لیکن نہیں آیا یہ راز
اکبری حکمت کا دروازہ ہوا اس پر نہ باز
دینداری اور شے ہے ملکداری اور شے
۳ یہ نہ سمجھا زعم میں اپنے وہ شاہ دیں نواز
یہ اودے پور کے لکھا رانا نے شاہ ہند کو
۵ اے خدیو ہند اے شاہنشہ گردن فراز
ساری دنیا کے مذاہب کی پڑھے گر تو کتب
۸ تو کھلے تجھ پر کہ سب کا ہے وہ رب بے نیاز
مندروں میں اسکو ہندو پوجتے ہیں صبح و شام
اور مسلماں مسجدوں میں اسکی پڑھتے ہیں نماز
شاہ۔ نائب اس کا سب پر چاہئے ہونا شفیق
۱۴ چاہئے اسکو نہ ہونا مذہبوں کا امتیاز
باپ دادا سب ترے اس پر رہے ہیں کاربند
پھر تجھے ہندو رعایا کی اذیت ہے پسند ۱۶

سلطنتِ مغلیہ کا زوال

بڑھ گیا حد سے زیادہ جبکہ شہ سے بغض و کینہ
اس سرے سے اُس سرے تک سب کی آنکھیں پھر گئیں
ساتھ تیوری کے بدل کے کروٹ اُٹھے اہلِ ہند
ہوگئی اک جوشِ نفرت سے مؤثر شکلِ نیز
سرکشی پر تھی رعایا اک طرف اُتری ہوئی
سلطنت کے تھے اُدھر بیدل سب ارکانِ رکیں
حاکم و محکوم کے آپس سے اُٹھا اعتبار
ہوگئی بے اعتباری سب کے دل میں جاگزیں
رحم سے سلطاں۔ اطاعت سے پھرا لوگوں کا دل
سلطنت کا ہوگیا پودا غرض حصنِ حصیں
رہ گیا آخر فتادے کی ورق کو لوٹنا
دیکھ آثارِ تنزل وہ شہ اندوہگیں
مرہٹے دکن سے اُٹھے اور سکھ پنجاب سے
پھنس کے نکلی پھر نہ کشتی شہی گرداب سے

سکھ کہ ویراگ اور بھگتی سے بنا جنکا مزاج
جنکے آگے ہیچ تھے دُنیا کے سب تخت و تاج
جبر و بد تدبیریٔ شہ سے بنے وہ جنگجو
۴ اُن سے بہتر سورما دُنیا میں پاؤ گے نہ آج
حُبِّ قومی جوشِ دینی نے کیا سکھوں کو سنگھ
قلب میں سنتوش کے پیدا ہوا وہ اختلاج
خالصہ کا دَل بنایا بابا جیتا سنگھ نے
۸ بارہا سُلطانِ دہلی سے لیا جس نے خراج
اُنکی تیغ برقدم نے فیصلہ سب کا کیا
ہو گیا جمنا سے پشاور تک سکھوں کا راج
حکمراں رنجیت جیتا اور آلا سے ہوئے
۱۲ مُلکداری نے وہ بیداری سے پایا انفراج
وعظِ نانک فرض دُنیا پر جو تھا بھولا ہوا
یاد وہ گوبند نے پھر خلق کو کروا دیا

بادشا غصے میں اپنے دانت پیسا ہی کیا
پر نہ سیواجی پہ عالمگیر کا منتر چلا
بارہا دی اس نے سلطانی عساکر کو شکست
۴ اسکی چھاتی پر کیا اسنے علم اپنا بپا
جس دکن کی فتح نے لی بادشہ کی جان تک
وہ دکن خود سر خود اسکی زندگی میں ہوگیا
کر رہا تھا جب دکن میں وہ مسلمانوں کو زیر
۸ ہو رہی تھی ہند میں بودی حکومت کی بنا
راجا راجستان کے تھے جو کہ دلی کے مطیع
سرکشی کی انکے سر میں بھی سمائی تھی ہوا
کھلبلی تھی ایک سارے ملک میں پھیلی ہوئی
۱۲ اس سرے سے اس سرے تک تہلکہ اک تھا پڑا
بادشا تو اور دلی میں ہوئے مسند نشیں
پر شہ شطرنج سے بڑھکر شہی ان کی نہیں

عیش و عشرت اور فضولی جب گئے حد سے گزر
اور ناؤ نوش میں کٹنے لگے شام و سحر
تو دلوں سے محو فرض ملکداری ہو گیا
۴ اور ہوا تاج شہی کے بوجھ سے درماندہ سر
ختمِ عالمگیر پاؤ گے محمد شاہ کو
اُنھیں دینداری تھی - تو رندی تھی انہیں بیشتر
کھوئیں سب اسلام کی اسلامیوں نے خوبیاں
۸ بھولے وہ خُلقِ رسولؐ اور بھولے اوصافِ عمرؓ
عزمِ فاروقی گنوایا - اور علیؓ کا علم و عدل
بن گئے رنگ مجازی کے رنگیلے سر بسر
کار و بار سلطنت لہو و لعب میں گم ہوا
۱۲ قصر شاہی بابر و اکبر کا کر ڈالا کھنڈر
پیشتر ہی لگ چکا تھا گھن تو جڑ میں راج کی
ہو گئے متاخرین کے یہ چلن اس پہ تیر

دیکھ کر یہ حال اک ایران کا چرواہا اُٹھا
رنگ کر اور رنگ طاؤسی کو خوں میں لے گیا

۳۷

تھی یہاں بد عملی اور بے امنی پھیلی ہر طرف
ہو گیا تھا ہند بدنظمی کے تیروں کا ہدف
ہو رہی تھی چپقلش سکھ اور مغلوں میں اِدھر
تو مرہٹے اور ابدالی اُدھر تھے صف بہ صف ۴
تھا بد امنی - شاہ گردی کا وہ عالم اِس جگہ
ہر لٹیرا تھا خطاب سروری سے متصف
یہ پنڈارے وہ پٹھان آئے وہ صوبہ پھر گیا
کر دیا اس شہر کو اُٹھ کر تہ سیلوں نے تلف ۸
زندہ کل اُٹھیں گے بستر سے یہ تھا کس کو یقیں
گر نکلتا تھا کوئی گھر سے تو لے کر سر بکف
تخت پر جو آج بیٹھا قبر میں لیٹا وہ کل
ہند کو اب شاہ گردی کا ملا تھا یہ شرف ۱۲

تہِ تیغ تھے راجپوت اور تنگ افغاں سے مغل
تھا نہ پاسِ دیں نہ حُبِّ مُلک سے کوئی طرف
حالت القصّہ یہاں تھی ایک رستاخیز کی
جب کہ حکومت ہند میں قائم ہوئی انگریز کی ۱۶

۳۸

کی تھی پیشین گوئی جو بابر نے نانک شاہ نے
اور پرانوں میں بھی جس کے ہو چکے تھے تذکرے
آ گیا اب وقت اس کی واقعی تعمیل کا
ہند میں سرکار انگریزی کے جھنڈے گڑ گئے ۴
رفتہ رفتہ کمپنی کا ہو گیا دخل و عمل
اور سر رشتے ملک داری کے سب پختہ ہو گئے
انتظام ایسا کیا حکامِ انگریزی نے یاں
امن کے ہندوستان میں ہر طرف ڈنکے بجے ۸
تا کہ پھر آپس میں ان کے ہو نہ سرحدی نزاع
والیانِ ہند کے حد بست قائم کر دئے

خوف باہر کا ہٹا - اندیشہ اندر کا مٹا
۱۳ حکمتِ عملی - سیاست کے وہ باندھے ضابطے
امن و آسائش کی دولت خلق نے پائی یہاں
ہوگئی آخر خزاں فصلِ بہار آئی یہاں

۲۹

انتظام ملک کی تہذیب پر رکھی بنا
اور رفاہِ خلق - اصول اعلےٰ بنا تدبیر کا
جو مراسم ملک میں پائے مضر حکام نے
۴ انکی اصلاح اور بندش کا خیال اُن کو ہوا
وہ ستی کی رسم ناشائستہ جس کے ہاتھ سے
بیشمار ارماں بھری معصوم کا خوں ہوگیا
اسکو پاکر ہندوؤں کی شرع و مذہب کے خلاف
۸ از رہِ رحم و کرم مسدود فوراً کردیا
اور وہ دختر کشی کی رسم مذموم و لعیں
رو نکھٹے سنکر کھڑے ہوتے ہیں جسکا ماجرا

اور وہ انسانی قربانی کا شیطانی عمل
۱۴ کردیا ہندوستان سے ان مراسم کو فنا
مٹ گیا ہندوکن سے یکقلم اسکا نشاں
پیشۂ ملعون ڈکیتی اور ٹھگی کا جو کہ تھا
آمد و شد غیر ملکوں سے تجارت کی ہوئی
۱۶ صنعت و حرفت نے پہنا ملک کی جامہ نیا
دین و مذہب سے کسی کے واسطا رکھا نہ کچھ
کام لوگوں کی بھلائی کے سوا رکھا نہ کچھ

۳۰

مرگیا جب شیر پنجاب اِس جہاں سے انتقال
چلدیا پنجاب کا ساتھ اُسکے اقبال و جلال
ہوگئی جب بے سری اِسطرح فوج خالصہ
۴ آگیا امن اور نظم ملک کے سر پر وبال
سرکشی۔ بدانتظامی کا یہاں ڈنکا بجا
سر بچانا جس سے سرداروں کو تھا ازبس محال

پرچھے کر دی وہ ہلچل پڑ گئی اس ملک پر
۸ پھر ہوا نا عاقبت اندیشیوں سے اُن کی حال
عہد نامے ہو چکے تھے جو کہ انگریزوں کے ساتھ
کچھ نہ رکھا اُنکی پابندی کا لوگوں نے خیال
جب کئی خونریز جنگوں میں ملی اُنکو شکست
۱۲ ہار اور مرکر لیا سب حوصلہ دل کا نکال
لارڈ ڈلہوزی نے فتح کر لیا پنجاب کو
امن پھر قائم ہوا بڑھنے لگا مال و منال
علم و فن صنعت تجارت دن بدن بڑھنے لگی
۱۶ امن و آسائش کی برکت سے ہوئی خلقت نہال
تاج قیصر کا یہ صوبہ اب ہے اک رخشاں رتن
ہے علم پر شاہ کے قربان اس کا جان و تن

۳۱

سنہ ستاون میں جو برپا یہاں طوفاں ہوا ۱۸۵۷ء
سر میں تھا بعضوں کے حمق و جہل کا ہیجان ہوا

۳۳

گرچہ اِس شورش نے ہر ہندی کے دلکو خوں کیا
لیکن اِس کے ساتھ ہی سب کو یہ اطمیناں ہوا
یعنی وقت آیا کہ دیں اب باوفائی کا ثبوت
اور دکھائیں کیونکہ سر حکّام پر قربان ہوا
گرچہ نانا اور بہادر شاہ کی شرکت سنی
حاوی ہر ہندو و مسلم پر نہ یہ خفقاں ہوا
کوئی بھی والئیِ مُلک ایسا نہیں تھا ہند میں
جو نہ برٹش کا معاون اور پشتیباں ہوا
اِس مہم میں والیانِ مُلک اور سرکار کی
اِس طرح فوجیں لڑیں ملکہ کا کار آساں ہوا
پہلے کہہ آیا ہوں جو میں ہے یہ اور اُسکا ثبوت
فتنۂ رو ئے وفا ہے ہند کا ہر ایک پوت

۳۴

دل میں ملکہ کے نہ تھا جو اسکی جانب سے غبار
بعد اِس کے ہند کو بخشا نیا اک افتخار

یعنی سلطانی حکومت میں لیا اس ملک کو
کمپنی ٹوٹی ۔ بنا یہ ڈبّہ تاجِ شہریار
ساتھ ہی اسکے کرمِ گستر مہارانی نے یہاں
ملک میں شایع کیا شفقت بھرا وہ اشتہار
جس کا اک اک لفظ ہے شاہی مکارم سے بھرا
جس کے اک اک حرف پر ہے ہندیوں کی جاں نثار
جسکا مضموں سربسر ہے نیک تدبیری کی جان
جسکی سطروں سے رواں ہو چشمہٴ رحمت کی دھار
مادری شفقت کہو یا بادشاہی تربیت
اس کے ہر فقرے سے ہوتی ہے سراسر آشکار
جو کہ تھے برٹش کے وا داروں سے سر ہو رہے
تھے جو بیدل ہو گئے دلدادہ اور مشکور وہ

۳۳

سنہ اٹھارہ سو چھپّن لیکہ تھا فرخندہ فال
حشر تک ہندوستاں کو یہ نہیں بھولیگا سال

چونکہ اہل ہند کی ملکہ کے دل میں تھی جگہ
۴ ہندیوں کی اسکو دلداری کا تھا ازبس خیال
انڈویا وہ سلطانی سے بھیجا ہند میں
وہ تھیں پو پر خلافت خوش سیر نیکو خصال
جس کے سر پر تاج ہونا تھا مزین ہند کا
۸ اور جس کے ہاتھ آئی تھی عنان ملک و مال
پھر مقرر ہو شہ ایڈورڈ کا جس سے بیاہ ہوا
ہند کی تاریخ میں جس کی نہیں ملتی مثال
اسکو کیا دیکھا ہماری سبھی روشن ہو گئے
۱۲ جس طرح گل پا کے ہو جاتے ہیں گلشن سو نہال
وہ جس لمحے اسکے دل کو بھلی پھر ہر گھڑی
یعنی وال پیدا ہوا جشن قیصری

۳۶

ایڈورڈ ملکہ ... فرماں پہنچا دربار میں
شہنشاہ ... پہنچا ہو گیا دربار میں

اک نشا تھا جوشِ شادی کا کہ سب پر چھا گیا
جس سے ادنیٰ اور اعلیٰ مست تھے دربار میں
محو تھے سب دیکھ کر وہ شوکت اور شان و شکوہ
لب پہ تھا ہر ایک کے صلِّ علا! دربار میں
دابِ سلطانی تھے سب چھوٹے بڑے پابستہ بند
تھا عجب جبروت و شوکت کا سماں دربار میں
دیکھا آنکھوں سے نہ کانوں سے سُنا ہوگا کبھی
تھا جو رُعبِ خسروی اور دبدبا دربار میں
جو وہاں تھا قیصرہ کے نام پہ تھا جاں نثار
جو دشمن اک سجدہ لاٹی سا کا تھا دربار میں
دونوں قوموں کا تعلق اب دو چند ہو گیا
قیصرِ ہندوستان یورپ کا سلطان ہو گیا

۳۵

حالِ گشتاسپ کا تم نے پڑھا ہوگا بیاں
اور سکندر کے بھی دھاوے کی سنی ہو داستاں

ثمنوِ مینینڈر کے حملوں کی سُنی ہے سرگزشت
۴ جسکی متھرا اور کچھ تک فتح کا پہونچا گراں
ہوگی ستھیا کی چڑھائی کی حقیقت وعیاں ہیں
جس کا لہرایا تھا گنگا کے کناروں تک نشاں
یاد ہونگی لوٹ اور خونریزیاں محمود کی
۸ شہر غزنی کو بنایا جس نے گنج شائیگاں
تیغ غوری کی چمک بھی نہ ہوگی چشم ہند
جس نے ہند و راج کے سر پر گرائیں بجلیاں
ہند کے ہندو مسلمانوں کے دل پر ہونگے نقش
۱۲ کشت و خوں ترکوں اور تیمور کی سفاکیاں
ختم جس صورت سے افغانوں کو بابر نے کیا
کیونکہ واپس لی ہمایوں نے حکومت کی عناں
ٹمٹماتی شمع کو صرصر کا جھونکا لگ گیا
۱۶ یا محمد شاہ پر نادر نے فوجیں رواں
کشاکش ہند و مسلمانوں سے احمد شاہ کی
فوج دُرانی کی وہ تاراج اور خونریزیاں

الغرض تم غور سے دیکھو اگر تاریخ ہند
تو یہ بھی واقعہ یہ تم پہ ہووے گا عیاں
ہندوی تھا یا مسلمانی غرض ہر عہد میں
پچھم ہی سے آئے ہیں - آئیں جو یاں فاتحین

۳۴۶

کھٹکا اس جانب سے ملک کو بھی رہتا تھا مدام
تھا ضرور اس پہ نظر رکھنا بہ چشمِ التزام
چھپا آتا تھا ترکستان کی جانب سے روس
جس کے ہیں فتحِ ہندوستان کا تھا خبطِ خام
دیکھ کر یہ حال اہل السیاست کی تدبیر سے
روسی - افغانی حدوں نے پایا مستحکم قیام
پہنچے سرکش اور لٹیرے تھے جو سرحد کے قریب
ہو گیا اُن کی بھی سرکوبی کا عمدہ انتظام
کھنچ گیا اسٹرٹیجک ریل کا پیچ سر کابل کی طرف
اتحاد باہمی کا ہو گیا خوب التزام

۳۶

اندرونی ابتری اور ضعف کے اسباب کو
۱۴ دور کر کے زر سے اور اسلحہ سے دی امداد تام
روسی چالوں کو ملی اس طرح سے جب فاش زک
تو لیا اُس نے نہ کابل اور ہندستان کا نام
تھا خلوص اور اتحاد اُس کے جو بیچ جا بجا پیر
۱۶ نائب ملکہ سے بیٹھی ہیں ملا کر بہم

۳۷

دو برس بعد اس کے دن آیا وہ میمون اور سعید
جس کی تھی ۔ آدھی صدی سے آنکھ رکھتی شوق دید
یعنی آئی قیصرہ کی جوبلی کی شصتمہ گھڑی
۴ نقد جاں قربان کیا ۔ سب نے پئے شکر نوید
شادمانی اور طرب کا ملک میں چھایا سماں
کل رعایا نے منائی فرط دل شادی سے عید
جا بجا برپا ہوئے جشن طرب بزم نشاط
۸ ہو گیا غم کا نشاں دل سے جہاں کے ناپدید

غنچۂ دل کھل گئے بادِ طرب کے فیض سے
جوش بہجت سے سروں میں چھا گیا جوشِ نبید
ہند کی پایا دعاؤں نے اجابت کا شرف
۱۴ آگیا دن آج وہ بھی جسکی برسوں سے امید
شادمانی اور مسرت کا وہ عالم تھا یہاں
ہے بیاں جس کا قلم کی تاب و طاقت سے بعید
اِس خوشی کی یاد میں کل والیانِ ہند نے
۱۶ لشکر اک قائم کیا ملکی حفاظت کے لیے

۳۸

شصت سالہ عہد جب وکٹوریا کا ہو گیا
تو نشاطِ عیش و مسرت کا دوبالا ہو گیا
شادیانے مانڈلے سے کوئیٹہ تک بج گئے
۳ ہر کسی کے لب پہ شادی کا ترانا ہو گیا
اور ہمالے سے کماری تک منائے سب نے جشن
ہند سارا ایک شادی خانہ گویا ہو گیا

بہتری خواہانِ دولت کی ہوئی پوری اُمید
۸ خالِ روئے میمنت حرفِ تمنا ہوگیا
حاکم و محکوم نے ملکر وہ خوشیاں کیں یہاں
محو دل سے جشن ہولی اور دسہرا ہوگیا
غلغلہ شادی کی پہنچی گونج جاکر چرخ پر
۱۲ محو مسکانِ فلک کو عود زہرا ہوگیا
گونجتا تھا سب کے کانوں میں جو قومی انتھم
قیصرہ کی جاں نثاری کا سبھی بھرتے تھے دم

۳۹

ایک اور انیس سو سنہ کا تھا ماہِ جنوری
جبکہ ڈوبا آفتابِ آسمانِ سروری
زبدۂ شاہانِ عالم تاجِ فرقِ خسروی
۴ گوہرِ شہوار دُرجِ دودۂ تیموری
فتح پائی ملکِ دنیا پر جو اسکی فوج نے
تو ملی وکٹوریا کو تخت دل پر دلبری

راج وہ ملکہ مہارانی کا با برکت ہوا
۸ جسکی کرسکتی نہیں تاریخ دنیا ہمسری
رحم اور تنبیہ میں بھی اسکی تھا شفقت کا رنگ
اسمیں رعب خسروی تھا۔ اسمیں مہر مادری
عہد میں اس کے ہی یہ فخر اس نے پایا تھا کہ ہے
۱۲ رات دن بارش علم کے صدقہ شاہ خاوری
تھے محاسن اور محامد جو جو اسکی ذات میں
انکی پاؤ گے نہ تم تمثیل مخلوقات میں

۴۰

ہند سارا ہاتھ سے اس غم کے نالاں ہو گیا
صدمۂ ماتم سے دل سب کا پریشاں ہو گیا
راہ کی رخصت اودھ کنعاں سے یوسف کا کوچ
۴ رحلت ملکہ سے کتنا فتنہ ساماں ہو گیا
تیر غم سے چھد گئے سارے ہوا خواہوں کے دل
چاک ہر ہندی کا دل مثل گریباں ہو گیا

ماند اس سے مطلعِ خورشید محشر کا تھا سوز
سوزِ دل کا آئینہ چاک گریباں ہوگیا ۸
قیصرہ کیا مرگئی دل جاں نثاروں کا مرا
مژدہ دل اس غم سے یاں ہر ایک انساں ہوگیا
رحمتِ باری کا ہر رحمت میں ہے لیکن شمول
اس مصیبت میں بھی ہم پر لطفِ یزداں ہوگیا ۱۲
جانشیں تھا گرچہ بعدِ رحلتِ وکٹوریا
ہوگیا نعم البدل ہم کو قدم اڈورڈ کا

۴۴

زیبِ سر اُس نے کیا تھا جبکہ تاجِ سلطنت
ہند میں دربار وہ برپا ہوا پر تمکنت
قیصری دربار جسکو دیکھکر یاد آگیا
اسکی زینت اُس سے بڑھکر اور رونق تھی بہت ۴
جمع آکر پھر ہوئے دہلی میں با صد عزّ و شاں
کشورِ ہندوستاں کے والیانِ مملکت

۴۲

بادشہ نے بھیجا اپنے بھائی کو اپنی جگہ
ہندیوں کے حال پر قیصر نے کی وہ بکسُت
اس سے دل ہاتھوں بڑھ ہے باشندگانِ ہند کے
ہو گئے ہندوستانی لطف شاہی کے بھگت
تھے جو ملکہ پر فدا وہ دل ہوئے شہ پر نثار
جوش شادی میں مگن ہند کی کُل سلطنت
اسکو بیٹھا دیکھ کر تخت شہی پر تاجدار
دل گئے ہندو مسلمانوں نے شہ پر سے نثار

۴۳

دس برس بھی تخت پر شہ نے نہ گو پورے کئے
اندنوں میں پیش آئے ایسے جدید واقعے
جن سے تجدید ضوابط کی ضرورت پڑ گئی
اور شیوں نے گئے ترمیم کہنہ ضابطے
خلعت اصلاح بخشا کونسلوں کو ہند کی
لطف شاہی ہے عیاں سلطان کے اس فعل سے

اور وزیر ہند کی کونسل میں اہل ہند کو
لیے۔ سب جوش وخروش ملک ٹھنڈے کردیے ۸
ریپریزنٹیشن کا اک دستور جزوی باندھ کر
ملک والے انتظام ملک میں شامل کیے
جس سے وقعت کونسلوں کی سب کی نظروں میں بڑھی
لوگ اپنے اصلی فرضوں کی طرف مائل ہوئے ۱۲
جنگ تعلیمی میکالے نے جہاں سے فتح کی
اُس جگہ پر اس پی سنہا کی تعیناتی ہوئی

۴۳

شاہ اڈورڈ اُسپہ ہو رحم خدا سے ذوالمنن
تھا بقائے امن و دلجوئی میں وہ فرد زمن
بھیجکر حضرت کو اور شہزادی کو اُس نے یہاں
شان و وقعت ہند کی عالم پہ کردی مُستحسن ۴
ہوگئے اک بادۂ اعزاز و خرسندی سے مست
دیکھ کر سلطانی مہمانوں کو ہندی مرد و زن

تیری آمد کی خوشی میں ہند شادی خانہ تھا
تھا ہر اک جوش مسرت میں شگفتہ اور مگن
ہند میں جس جا گئے آپ اور جناب قیصرہ
چشم و دل کا فرش کرتے تھے میرے اہل وطن
ہندیوں نے دی دعا دونوں رہیں با کام و شاد
اور پھلا پھولا رہے انکی مرادوں کا چمن
چرخ دایم ان پہ حرف گوہر افشانی رہے
فضل رب قیصر پہ اور ملکہ پہ ارزانی رہے

۴۴

سب کو لطف و خُلق سے مرہون منت کر دیا
دل ہر اہل ہند کا جوش طرب سے بھر دیا
دلنوازی آپ جیسی تیری ہم نہ بھولینگے کبھی
جذب نے جس کے مگن ہندوستاں کو کر دیا
اُس کے اک اک لفظ میں تھی دانش و بینش بھری
یاں سے جا کے جلسۂ لندن میں جو کچھ دیا

کردیا محوِ عنایت - سرن منت ہند کو
۸ پھونک تو نے جانفزا ہونٹوں سے وہ منتر دیا
اس سے بڑھ کر خوش نصیبی کیا تھی اہلِ ہند کی
شاہ کو خالق نے ایسا پور نیک اختر دیا
رات دن یہ ہی نکلتی تھی تہ دل سے دعا
۱۲ قیصرا روشن رہے دائم یہ تیرے گھر دیا
تجھ پہ - ملکہ پر تری ہو رحمت باری سدا
اور پھلی پھولی رہے یہ تیری پھلواری سدا

۴۵

اپنے قیصر سے نہیں ہیں قیصرہ کے وصف کم
مہرِ چرخ سلطنت کا وہ تو یہ ماہِ اتم
یاد کر کے ہم کو درباروں میں بخشا اس نے فخر
۳ گھر ہمارے اس کے چرنوں سے ہوئے رشکِ ارم
ہوگئے روشن سے شہزادی کے گھر والے نہال
وہ یہ سمجھے گھر میں آئے لکشمی جی کے قدم

حسن خلق اور دلنوازی وہ کہ دیکھی ہی نہیں
۸ سچ کہا ہے جھکتے ہیں اہل سخا وقت کرم
شوہروں کو ہند کی بخشا وہ شہزادی نے فخر
کیا عجب گر رشک کھائیں اپنے حوران ارم
شکل ہے دیوی کی تو اوصاف بھی دیوی کے ہیں
۱۴ دیکھ تجھ کو پا گئے درشن مہارانی کے ہم
سوز دل سے آرتی تیری اوتاری ہند نے
کی نچھاور روح اور جاں تجھ پہ واری ہند نے

۴۶

اک ہزار اور نو سو دس کا پر جفا ماہ مئی
ساکنان ہند کے دل سے نہ بھولے گا کبھی
جب شہ اڈورڈ ہفتم کی سوئے باغ جناں
۴ اس سرائے بے بقا سے تھیت رحلت ہوئی
ماتم شہ میں سیہ پوش آپ کا کل ہند تھا
جوئے خوں اشکوں کی جا ہر آنکھ سے جاری ہوئی

(ایڈورڈ ہفتم کا انتقال)

ملکۂ وکٹوریا کا غم ابھی بھولا نہ تھا
۸ یہ شہ اڈورڈ کی موت اور قیامت کر گئی
شہ کے ماتم میں ز خود رفتہ ہر اک ہندی ہوا
اشک آنکھوں میں تو لب پر مدح تھی سلطان کی
منہ کو آتا ہے کلیجا جب وہ وقت آتا ہے یاد
۱۳ تھی در و دیوار پر حسرت سی اک چھائی ہوئی
راستی پر ہم سے پھر دوران انجم ہو گیا
زینت دیہیم شاہی جارج پنجم ہو گیا

۴۷

* قیصر کا دورِ انصاف

دور اکبر اور تھا قیصر کا دوراں اور ہے
ضابطہ کچھ اور ہے اور شخصی فرماں اور ہے
ہے فقط اک ذات سے وابستہ شخصی سلطنت
۴ کانسٹی ٹیوشن کی پابندی کا ساماں اور ہے
پہلے شاہی حکم تھا حکم خدا کا ہم ردیف
ملک میں اب حکم شاہنشہ کی برہاں اور ہے

مُلک کے قانون اور سرکار کے آئین پر
نکتہ چینی کا ہے اب طرز اور عنواں اور ہے
حُکم حاکم اب نہیں مرگِ مفاجات اِس جگہ
اب یہاں تنقید جمہوری کا امکاں اور ہے
اب فرائض کو وجوب بادشاہی پر ہے فوق
اور اصولِ سلطنت ہیں شانِ سُلطاں اور ہے
ہے رعایا صدق دل سے بادشا کی جاں نثار
جانتا ہے شاہ اسکا آپ کو خدمت گذار

۴۸

امن و آسایش کا جو قانون ہے یاں مُلک گیر
بر اعظم میں نہ اس کا پاؤں ہے غنی فقیر
ضابطہ ہے ایک ہی شودر و برہمن کے لئے
ایک ہی قانون کے پابند ہیں میر و فقیر
حاکم و محکوم ہیں جکڑے ہوئے آئین کے
کوئی ممکن ہے کہ اپنی ذات سے ہو سخت گیر

کوئی عیسائی مسلماں ہو کہ ہندو ہو کوئی
۸ ذات۔مذہب سے نہیں سوئے حکومت عکس گیر
کوئی بتلائے کبھی ایسا ہوا ہے ہند میں
ہے رعایا جس طرح حکام پر اب حرف گیر
اب جس آزادی سے دین شاہ پر ہوتی ہے بحث
۱۲ اسکی پاؤ گے نہ تاریخ گزشتہ میں نظیر
گن نہ سکتے اسکے عہد قیصر ہم گنا سکتے نہیں
عہدۂ احساں سے تیرے باہر آ سکتے نہیں

۴۹

ہند کا صدیوں سے تھا جو ذخیرۂ علم و ہنر
شو کے ساتھ اب رہا ہے سر پہ یورپ کے اثر
ہند میں پایا رواج اب مغربی تعلیم نے
۴ جابجا کالج بنے اور مدرسے ہیں گھر بہ گھر
پہلے کرتا تھا جو یورپ ہند سے کسب کمال
ہندی اب آتے ہیں بن بن کر وہاں سے رنگر

تھا جو یورپ پہلے شیکسپیئر اور چرک کا معتقد
۸ اب وہاں سے بن گئے ہم آتے ہیں سرجن ڈاکٹر
اُن میں کالیداس ہے اور شیکسپیئری ہم میں ہیں
اس قدر انگریز و ہندی ہو گئے شیر و شکر
علم کا بھی ہے تجارت کی طرح سے لین دین
۱۲ کسب سے اک قوم کے ہے قوم دیگر بہرہ ور
اپنے گھر کی ہم کو جو بھولی ہوئی تھیں نعمتیں
نورِ مغربی نے وہ سمجھا دیں اب ہمیں

۵

وصف ہم برٹش حکومت کے گنا سکتے نہیں
بارِ احساں سے سرِ منت اُٹھا سکتے نہیں
کھول دیں آنکھیں ہماری نورِ علم غرب نے
۴ ہم اس انگریزوں کے احساں کو بھلا سکتے نہیں
زندگی جس ماں نے گذری بھی وہ دیگی کبھی
وشنی تنبیہ مادر کو بتا سکتے نہیں

صورتیں ہیں خاص وسنتے کچھ ایسی ہند کی
۸ تیز رفتاری سے ہم کچھ نفع پا سکتے نہیں
ورد انگریزی حکومت کے ہے نقصوں کا جنہیں
وصف برٹش راج میں جو کوئی پا سکتے نہیں
وہ کریں اسکو مقابل ایشیائی راج کے
۱۳ میں بھی دیکھوں پھر اسے بہتر بتا سکتے نہیں
وہ سنو زیبا نہ آمد بخشوں کی ہیں سرگوشیاں
جس سے سیکھیں ہم نئے آزادیاں خوشیاں

۵۱

تیری آمد کی خبر سے سب کو خوشیاں ہوگئیں
آنکھیں جوشِ دل سے فرشِ راہ مہماں ہوگئیں
تیرے قدموں سے بہارِ تازہ آئی ہند میں
۳ بلبلیں تصویر تک کی بھی غزلخواں ہوگئیں
تو نے پھونکی ہند کے فرسودہ تن میں تازہ روح
زندہ اس سے کیسی ویراں شکل بیجاں ہوگئیں

جانِ تازہ تن میں آئی نور پایا آنکھ نے
حسرتیں سب دل کی زیبِ طاقِ نسیاں ہوگئیں
شامتیں جو اپنے سر تھیں تیرے قدموں کے طفیل
چہرۂ نیک اختری پر اب وہ افشاں ہوگئیں
کلفتیں جو نام کو بھی تھیں کسی دل میں نہاں
وہ عقیدت بن کے اب تجھ پر سے قرباں ہوگئیں
تیری آمد کی خبر اس ملک میں جب آگئی
شادمانی منہ پہ پھوٹے پڑتے کے چھا گئی

۵۲

آجکل گلزار میں ہے کیا بہار آئی ہوئی
ہر روش بادِ صبا پھرتی ہے اترائی ہوئی
خطرۂ گلچیں مٹا - خوفِ خزاں جاتا رہا
نغمۂ بلبل پہ ہے امن کی دھن چھائی ہوئی
لالہ بیداغ اور گل بیخار ہے گلزار میں
آپ کی قدرت کی انوکھی گلشن آرائی ہوئی

۵۵

پھوٹ نکلا گُل کا جوبن عشق بلبل کی طرح
ہر کلی جامہ سے باہر ہے نکل آئی ہوئی
طور اور کیلاس کی مانند نور افشاں ہے آج
ہر گھٹا جو ہے فضائے باغ پر چھائی ہوئی
گل تو گل سبزے کی رنگت دیکھ کھلجاتا ہے دل
اب زمین باغ رشک چرخ مینائی ہوئی
شاہد گل نے خلوص عشق بلبل دیکھ کر
ہے وفا کی مُنہ سے غُنچے کے قسم کھائی ہوئی
دیکھ یہ چھب باغ کی دل باغباں پر ہے نثار
دیدۂ گل اہل نظر کو چشم بینائی ہوئی
باغ ہے یہ ہند اور قیصر ہے اِس کا باغباں
اسکے لطف و فیض سے یہ اسمیں چھایا ہے سماں

۵۳

اُوج پر ہے اندنوں اپنی جو نیکو اختری
ہو رہا ہے ہند میں دربار تاج قیصری

شہر دہلی جو کہ روحِ جسمِ ہندستان ہے
۴ شہر کوئی جسکی کرسکتا نہیں ہے ہمسری
جس نے پانڈوں کی حکومت کا علم سر لیا
تازہ ہے آنکھوں میں جسکی شوکت جودھشٹر کی
راجدھانی وہ پتھورا شاہ عالی جاہ کی
۸ تاج اور عظمت میں کم تھا جس سے شاہ خاوری
ماہتابی جشن ہے شاہ جہاں کا جس کو یاد
جشن جمشیدی کی جسنے محو کی یاد آوری
گونجتی بزم محمد شہ کی ہو حق ہے جہاں
۱۲ ہے مرہٹوں کی جسے یاد اب تلک وہ داوری
تاجپوشی کا یہاں دربار ہے وہ آج کل
ہے جو تاریخ جہاں میں یادگار بے بدل

۳

سارے نواب اور سب مہاراجگانِ ذی حشم
ہوگئے دہلی میں آکر جمع باخیل و خدم

چندر بنسی اور سورج بنسیوں کی نسل سے
۴ راجگانِ راجپوتانہ شہانِ ذی حشم
آریوں کے عہد پیشین کی حکومت کے نشاں
جن کی کھاتی ہے قدامت اور جہانبانی قسم
باپا راول والئے میواڑ کا وہ جانشین
۸ تاجپوشانِ زمانہ جس کے لیتے تھے قدم
گیکواڑ اور سیندھیا اور ہلکر ذی احتشام
جن سے اور برٹش سے مل چلتی تھی تیغ بر قدم
بیگم بھوپال جیسی کوئین ممتاز ہند
۱۲ رشک کھاتیں والیوں پہ جسکی حورانِ ارم
وہ نظام الملک والئی دکن عالی مقام
والیانِ ہند میں ہے جس کا رتبہ محترم
۱۶ اور وہ سکھوں کے راجا جن کے ہتھوں سے کئی
ہو رہی تھی کمپنی کی فوج سے جنگ و جدل

اس کا ہر دربار سے بڑھ چڑھ کے ہے عز و وقار
کیونکہ زیب صدر ہے خود شاہ عالی اقتدار
آئے ہیں اکناف و اطراف دیار ہند سے
والیان ملک جن کا باوفائی ہے شعار
جو سدا حامی رہے ہیں دل سے برٹش راج کے
جو ہمیشہ سے ہیں تیرے خانداں کے دوستدار
باوفائی پر ہے جنکی ہر مدبر کو یقیں
جن کے فعلوں سے خلوص اور راستی ہے آشکار
ہے جواہر سب سے رخشاں تاج برطانیہ میں ہند
ہیں یہ سلک سلطنت کے گوہران شاہوار
جمع ہیں یاں وہ عمائد اور رئیس ابن رئیس
ہے رسوخ اور رعب پر جنکے ہر اک کو اعتبار
حضرسی کے حامی اور پبلک کے سرکردہ بھی ہیں
ضابطہ جن کے مباحث سے ہے بنا استوار

عام و خاص ہند القصہ اکٹھا ہیں یہاں
تاکہ اپنے شاہ کے قدموں پہ ہوں دل سے نثار
شہ نے آئینِ سلیمانی کو تازہ کر دیا
دل ہر اک کا دیدِ قیصر نے خوشی سے بھر دیا

۵۶

فرش ہو اے دیدہ و دل آج ہو اے جاں نثار
اپنے گھر آیا ہے اپنا خسروِ والا تبار
اے وفا تو جوش میں آ! اے اطاعت سر اٹھا!
اے عبودیت گلے میں ڈال تو قیصر کے ہار
سوزِ دل تو جوت بنکر آج ہو عالم فروز
اور اے دستِ دعا تو آرتی شہ کی اوتار
تختِ دل کے رنگ تو باہر نکل کر ہو تلک
او پیشانی نورانی شہ پہ کر نثار
اے دلِ صافی تو بنجا تخت سلطاں کے لئے
تاج سے بھی محبت کے کر اس کو تاجدار

خیر مقدم اس طرح سے اپنے قیصر کا ہو آج
جو رہے تاریخ عالم میں ہمیشہ یادگار ۱۲
آج دلداری و الفت کا ترے سر تاج ہے
تخت تیرا ہند کے دل میں بچھا مہراج ہے

۵۷

قیصر ہندوستاں اے جارج پنجم ذی وقار
تیرے اوصاف حمیدہ کا نہیں امکان شمار
جو امیدیں عالم شہزادگی میں تم سے تھیں
ان کے پورے ہونے کے پاتے ہیں آثار آشکار ۴
آپ کی نصفت شعاری اور رعایا پروری
ہر شکستہ دل کے زخموں پہ ہوئی مرہم گزار
نقش دل پر شاہ کے ہیں شاہی ذمہ داریاں
اس ودیعت کے فرائض کا سمجھتے ہیں وقار ۸
جو مقامی کاوشیں تھیں ہو گئیں سب دل سے محو
تیرے قدموں پہ ہوا ہر شخص سو جاں سے نثار

تیرے یاں تشریف لانے سے شہِ جم احتشام
۱۴ کشورِ ہندوستاں کا بڑھ گیا ہے افتخار

تیرا راج ابھیشیک اس اندرپرست پاک میں
ہے دلاتا یاد دربارِ جودھشٹر کی ہمیں

۵۸

شاہ میں ہم نے اگر پائی ہیں لاثانی صفات
مجمع اوصاف ہے ملکہ کی بے تمثیل ذات

ملکۂ میری میں بھی اوصاف نیکو ہیں وہی
۴ تھی کوئین وکٹوریا موصوف جن سے جا بجا بات

لکشمی کا روپ ہے۔ وہ سرستی کا ہے سروپ
ہیں گنوں کے اسکے قائل کیا عوام اور کیا ثقات

ہے بزرگی اور رعب و داب شہ میں باپ کا
۸ ماں کی شفقت اور محبت کی ہیں ملکہ میں صفات

زیورِ نسواں ہیں زیبِ تاج سلطانی ہیں جو
پائی جاتی ہیں وہ ذاتِ قیصری میں محسنات

ہے جو امپائر کا سر قیصر - تو دل ہے قیصرہ
۱۲ اُس کا ہے پر رعایا کے - تو اس کا دلپہ ہاتھ
جب تلک مایا کی اس عالم میں ہے فتنہ گری
کوکھ اور مانگ اسے مہارانی رہے تیری بھری

۵۹

رحمت حق کی زباں پر جب تلک ہے گفتگو
اور دل افزائی کی جاں ہے کلمۂ لاتقنطو
عنصری قالب رہے جب تک کہ مسکن رُوح کا
۴ جب تلک تن میں رہے جاں اور رگ جاں میں لہو
ماسوائے روح پر جب تک شرف ہے روح کو
سدِّ راہ وصل ہے جب تک خیالِ ما و تو
رہنمائے منزل مکتی ہے جب تک رہبگیاں
۸ جب تک آتم بودھ کی انسان کو ہے جستجو
ہے زباں ذکر خدا میں جب تلک عذب البیاں
شعر ہے زیب سخن جب تک اور اسمیں ہے علو

دہلی ۱۱/۶/

جب تلک بطنِ صدف میں ہے گہر گوہر میں آب
۱۴ ہے چمن میں جب تلک گل اور گل میں رنگ و بو
گل پہ بلبل شمع پر پروانہ ہے جب تک نثار
عشق جب تک سرو کا قمری کے ہے طوقِ گلو
درد جب تک دل میں ہے اور درد میں تاثیر ہے
۱۶ کشتِ دل میں عشق کی ہے جب تلک نشو و نمو
تیرا شاہانِ جہاں میں رتبہ اعلیٰ ہو سدا!
جاہ و حشم کا جہاں میں بول ہو سدا!

دعا

اے شہ شاہان عالم خالقِ کون و مکاں
ہے دعا ہر ایک بندے کی تہِ دل سے یہاں
شرق سے جب تک نکلتا ہر سحر ہے آفتاب
۲ غرب ہے جب تک صناعت اور آزادی کی ماں
جب تلک تارے ہیں افشاں جبینِ چرخ پر
جب تلک غازۂ شفق ہے عروس آسماں

جب تلک گنگا ہے سرجیوان زمین ہند پر
برف سے جب تک ہمالہ کی ڈھکی ہے چوٹیاں ٨
جب تلک کعبہ مسلمانوں کا ہے جائے نیاز
ہندوؤں کا جب تلک کاشی ہے تیرتھ کا مکاں
جب تلک حُبِّ وطن کی جان ہے ایثارِ نفس
جب تلک ہیں زُہد و صدق اخلاق کی رُوحِ رواں ١٢
جب تلک ہیں خال روئے معرفت تیاگ و ببیک
خود فراموشی ہے جب تک عشقِ حقّانی کی جاں
کرم لنکامی ہیں جب تک قاطع موت و حیات
یوگ جب تک ارتقا کے بام کا ہے نردباں ١٦
دشمنِ شہ پائمال اور دوست ہوں فرخندہ حال !
راج کا قیصر کے رخشندہ ہو مہرِ دُرفشاں !
اسکی دولت اور حشمت میں ترقی ہو مدام !
سایہ گستردہ سدا ہم پر رہے اور مہرباں ! ٢٠
فضل رب دائم رہے اسکے علم کے ساتھ ساتھ !
اور رہے سر پر ہمارے شہ کے احسانوں کا ہاتھ !

نوٹ

زبان۔ محاورے اور خاص خاص تواریخی واقعات آسانی سے سمجھ میں آجانے کی غرض سے یہ نوٹ مرتب کئے گئے ہیں۔ تاکہ پڑھنے والا جو اردو کی تھوڑی سی واقفیت بھی رکھتا ہو۔ اس کتاب پر خاطرخواہ حاوی ہو جائے۔ بہرحال تواریخ ہند کے مشہور واقعات کی آگاہی اس کے مطالعہ سے پیشتر ضروری ہے۔ کیونکہ ایسے واقعات پر نوٹ نہیں لکھے گئے۔

متن کا ہندسہ بند کے شمار کا عدد ہے۔ اور پیراگراف کے شروع کا ہندسہ بند کے مصرعے کو شمار کرتا ہے۔ بنظر اختصار بجائے ہر مصرعہ پر نمبر دینے کے ہر چوتھے مصرعے پر نمبر دیا گیا۔

ا

۱۔ زبدہ۔ انتخاب۔ چنا ہوا۔ اقطاع حصے ؛

۲۔ فضائل۔ اچھے وصف۔ گن ؛

۳۔ تثلیث خفی۔ تثلیث بمعنی تین صفات کا مجموعہ۔ خفی بمعنی اندرونی
یا روحانی معنی رکھنے والا۔ جیسے انگریزی میں ایسوٹرک کہیں گے۔
یہاں مراد ہے خلقت کے تین گنوں سے۔ جنہیں رج۔ تم
اور ست کہتے ہیں۔ ترکون بمعنی مثلث۔ ہندو فلسفہ میں ثابت کیا
گیا ہے کہ جب روح ان تینوں گنوں کے احاطہ سے نکل کر ارتقا
کے اعلیٰ ترین درجہ پر پہنچ جاتی ہے۔ تب نجات حاصل کرتی
ہے۔ چونکہ جزیرہ نما ہند کی شکل قدرت نے ایک مثلث کی
سی بنائی ہے۔ اور ہندو روح کے ان تینوں گنوں میں سے ارتقا
کی رفتار کو ایک مثلث کی شکل سے سمجھاتے ہیں۔ اس لئے یہاں
بطور استعارہ کے ان کا ذکر کیا گیا۔ ترکون بمعنی مثلث۔

۴۔ مہبط۔ اترنے یا نازل ہونے کا مقام ؛ سبحانی خدا سے منسوب
روحانی ؛ مدام۔ ہمیشہ۔ سدا ؛

۸۔ تواریخ عالم کا یہ ایک مسلمہ واقعہ ہے کہ ساری دنیا میں
علم و حکمت اور معرفت کی روشنی ہندوستان سے جاکر پھیلی۔
۹۔ ہندوستان میں ہی تمام علوم کی بنیاد پڑی۔ اور اس نے ہی
ان کو کمال تک پہنچایا۔
۱۰۔ علم۔ مادی یا دنیاوی علم۔ حکمت۔ فلسفہ۔ گیان علم روحانی۔
گُن۔ حُسنِ اخلاق۔

۲

۳۔ کپل سانکھ شاستر یعنی فلسفہ ارتقائی کا بانی۔
۴۔ کناد۔ وے شے شک طریق فلسفہ کا مدوّن کرنیوالا۔
یاگ ولک۔ رامچندر جی کے خسر راجہ جنک کے دربار کا ممتاز
فلاسفر اور واضع قانون۔
۵۔ بیاس (بید ابیاس) فلسفہ ویدانت کا بڑا بھاری مصنف
اور تاریخ مہابھارت کا لکھنے والا۔ اس کے طریق فلسفہ کو اُتر میمانسا بھی
کہتے ہیں۔ گوتم علم منطق کا مدوّن کرنے والا۔
پتنجل (پاتنجلی) یوگ کا پیر و مرشد۔ یوگ درشن کا مصنف۔

بسشٹ۔ بڑا عارف اور حکیم راجہ رامچندر جی کا مرشد تھا جوگ بسشٹ اسکی مشہور تصنیف ہے ۔

۲۔ شنکر (شنکر سوامی یا شنکر آچاریہ) بیاس کے طریق کا بڑا سرگرم ترقی دینے والا ہند سے بُدھ مت کو جلاوطن کرنے کا محرک ۔ اور ویدانت مذہب کا مرتب کرنیوالا ۔

۱۳۔ اکتساب ۔ حاصل کرنا ۔

۱۴۔ مشرقین ۔ کرۂ ارض ۔ ساری دُنیا ۔

۳

۱۔ سالف ۔ پچھلے ۔ جو گزر گئے ۔

۳۔ چکرورتی ۔ عالمگیر ۔ چاروں طرف پھیلا ہوا ۔

۷۔ جنک ۔ متھلاویس (دربھنگا کے قریب) کا راجہ ۔ رامچندر جی کا خسر تھا ۔ اس راجہ میں ایک زبردست بادشاہ اور عارف کامل کی صفات موجود تھیں ۔

۸۔ نیائے ۔ معدلت گستری ۔ نیتی تدبّر ۔

۴

۴۔ سرشٹی۔ دُنیا۔ کائناتِ عالم۔ نیم۔ اصول۔ قانون ٭

۶۔ کرم۔ فعل۔ عمل ٭

۸۔ **جنگِ مہابھارت**۔ یہ مشہور لڑائی جس کا ذکر ہمنام کتاب مہابھارت میں لکھا ہے۔ پانچ ہزار برس کے قریب زمانہ گزرا کہ کوروکشیتر (تھانیسر کے قریب جو اب دہلی انبالہ۔ کالکا ریلوے کا ایک سٹیشن ہے) میں واقع ہوئی۔ ایک طرف پانڈوں اور دوسری طرف کوروں کی فوج تھی۔ یہ لڑائی اٹھارہ دن تک بڑے زور شور سے رہی جس میں لاکھوں مشاہیر آریہ ورت کے کام آئے۔ آریہ تہذیب اور تمدن پر اس کا وہی اثر پڑا جو مشرقی تہذیب پر بغاوت ۱۸۵۷ء کا پڑا ہے ٭

۹۔ **معاش** مادی دُنیا یا دنیا سے متعلق ٭ معاد۔ دین۔ دھرم یا روحانی عالم سے متعلق ٭

۵

۳۔ **سنکلپیں وشاخیں** (شاخیں نکالنا) نئی باتیں پیدا کرنا۔ حجتیں کرنا ٭

۴۔ بدعت ۔ دھرم میں نامناسب ۔ نئی بات رواج دینا ؛

۵ ۔ قدیم ہنود یعنی آریوں میں اُن کی تمام آبادی بلحاظ تنفل اور پیشے کے چار قسم کی تھی ۔ اہلِ قلم ۔ اہلِ سیف ۔ اہلِ حرفت ۔ اور اہلِ خدمت انہی کو برن کہتے تھے ۔ جو آجکل کی ذاتوں اور برادریوں سے بالکل مختلف تھے ۔

۸ ۔ تنتر ۔ یہاں مراد ہے اُن کتابوں سے جن میں سفلی عملیات ۔ حُب تسخیر ارواح وغیرہ کا ذکر ہے ۔ تنتر وامیوں اور شاکتکوں کی مقدس کتابیں ہیں ؛

۹ ۔ وامیوں (وامی) یا بام مارگی ۔ اہلِ ہنود کی وہ مرتد اور مردود جماعت جس میں حظوظ نفس کو مذہب مانا ہے ؛

۱۱ ۔ گوتم بُدھ یا ساکھیہ منی ۔ بدھ مذہب کا بانی ؛ اودھ کے شمال کی طرف ہمالیہ کے دامن میں ایک سلطنت تھی ۔ اس میں وہ علاقہ شامل تھا ۔ جو اب ریاست نیپال اور اضلاع گورکھپور وغیرہ میں داخل ہے ؛ اس کا نام کپل وستُ تھا ۔ سدھارتھ یعنی بدھ وہاں کے راجہ کا ولیعہد مسیح سے ساڑھے پانچ سو برس پہلے پیدا ہوا ؛

۱۳ ۔ شنکر سوامی کے زمانہ میں بدھ مت ہند سے خارج ہوگیا ۔

۱۴ ۔ مشرق اقصیٰ ۔ دور مشرق ۔ یہ فقرہ حال میں گھڑا گیا ہے

اور انگریزی کے فار ایسٹ کا ترجمہ ہے۔ اس سے مراد ہے وہ ملک جو ہندوستان کے پورب سے لے کر جاپان تک واقع ہیں۔ یعنی برہما۔ چین۔ کوریا اور جاپان وغیرہ ان ملکوں میں بدھ مذہب اس وقت جاری ہے۔

۶

۳۔ آشرم حکمائے ہند نے انسانی زندگی کو چار مساوی حصوں پر تقسیم کیا تھا۔ جسے یہاں آشرم کہتے ہیں۔ اول حصہ تجرد و تحصیل علوم دوسرا حصہ تاہل اور کسب معاش و سرمایہ۔ تیسرا حصہ حصول تزکیہ روحانی اور مشاہدات و تجربات کی تکمیل اور چوتھا خدمت ابنائے جنس کے لئے مخصوص تھا۔

۴۔ امر حق سے مراد ویدوں کی تعلیم ہے۔

۷۔ خون سفید ہونا۔ آپس کی محبت اور مروت کا جاتا رہنا۔

۸۔ دل پتھر ہونا۔ گرمجوشی اور ہمدردی کا جاتا رہنا۔

۱۱۔ سریر آرائے تخت کو رونق دینے والا۔ قابل اور مستحق بادشاہ سے مراد ہے۔

۱۳ - لیڈر (انگریزی) سردار ۔ مکھیا ۔ سربرآوردہ ۔

۱۴ - فرعون بے سامان (فارسی محاورہ) حضرت موسیٰؑ کے عہد میں فرعون نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا ۔ مگر اس کے پاس بہت کچھ دنیاوی جاہ و حشمت کا سامان تھا ۔ یہاں ان لوگوں سے مراد ہے ۔ جو بغیر استحقاق اور سامان کے بڑے بڑے دعوے کرتے تھے ۔

۸

۴ - پچھم اُتر ۔ شمال مغربی ۔ پچھم یا دیس ملک ۔ افغانستان وغیرہ ممالک سے مراد ہے ۔ دل ۔ گروہ ۔ آدمیوں کی بڑی جماعت جو متحرک ہو ۔ ہندی شاعروں نے تین دل قرار دئیے ہیں ۔ جو اُن کے صحیح مشاہدے پر دال ہیں ۔ ایک ٹڈی دل ۔ دوسرا چیونٹی دل ۔ اور تیسرا دل بادل ۔

۶ - وفور ۔ بہتات ۔ کثرت ۔

۱۴ - سیہم ۔ تخت شاہی سنگھاسن ۔

۹

۵ - تراین ۔ اس مقام کو اب ترادڑی یا تلاوڑی کہتے ہیں یہ موضع

اب کرنال کے ضلع سے متعلق ہے۔

۶۔ تھانیسر یعنی کروچھیتر جہاں بھارت یا مہا بھارت کی لڑائی ہوئی تھی۔ تراین کے قریب واقع ہے۔

۸۔ رن۔ جنگ و جدل۔ میدان جنگ۔ گھمسان چپقلش۔ نہایت سخت لڑائی۔

۹۔ گھونگٹ کھانا منہ چھپانا۔ پیچھے ہٹنا۔ بھاگ جانا۔ پرے ہٹیں۔

۱۱۔ سیناپتی۔ سپہ سالار۔

۱۴۔ راجۂ چوہان۔ پرتھی راج سے مراد ہے۔ جو راجپوتوں کے چوہان فرقہ میں سے تھا۔

۱۰

۳۔ غیور۔ غیرتمند۔ بانکپن رکھنے والا۔

۶۔ مسخ۔ صورت کا بگڑ کر بدل جانا۔

۷۔ فاہیان۔ مشہور چینی سیاح جو ۳۹۹ء میں ہندوستان کی سیر کو آیا تھا۔ اس نے اپنے سیاحت نامہ میں لکھا ہے کہ یہاں کے کالجوں میں دنیا کے ہر ملک کے طالب علم پڑھنے کو آتے ہیں

ہسپتالوں میں غریبوں کا مفت علاج ہوتا ہے۔ اور خوراک ملتی ہے۔ شراب کی دکان کسی شہر میں نہیں ہے۔ وغیرہ وغیرہ"

۱۱

۶۔ ہربیر۔ شیر۔ مردانگی۔ بہادری ٭

۷۔ سوربیری۔ شجاعت۔ دلاوری ٭

۱۳۔ جوہر۔ یہ فارسی کا جوہر نہیں ہے۔ بلکہ ہندی کے جیوہر کا بگڑا ہوا ہے۔ جس کے معنی ہیں ایثارِ نفس۔ یا زندگی کے لیے جان قربان کرنا ٭ راجپوتوں میں دستور تھا۔ کہ انتہائے مصیبت کے وقت جب دشمن سر پر اور ننگ و ناموس خطرے میں ہوتا تھا۔ تو سب عورتیں زندہ جل مرتی تھیں۔ اور بقائے نسل کے لیے ایک شخص کو محفوظ رکھ کر مرد اس طرح لڑتے تھے کہ سب کے سب شہید ہو جاتے تھے۔ اسی فعل کو تاریخ میں جیوہر یا جوہر کہتے ہیں ٭

۱۴۔ ستی۔ ست (سچ) پر جان دینے والی۔ نیکی کے لیے مر جانے والی ٭

۱۴

۱۰۔ خمیازہ ۔ مجازاً ۔ عوض ۔ ایک فعل کا بازگشتی نتیجہ ۔

۱۲۔ کوئے و برزن ۔ گلی کوچہ ۔

۱۳۔ ۱۴۔ اس اسومیدھ ۔ یگ (جگ) سے مراد ہے ۔ جو مہاراجہ جدہشٹر نے جنگ مہابھارت کے بعد کیا تھا ۔ اندرپرست پرانی دہلی ۔ روشن چراغ دہلی اور حال کی دہلی ۔ (شاہجہان آباد) سب آس پاس اور ایک دوسرے کے کھنڈروں پر بسے تھے ۔ بلکہ اس جگ کا صدر مقام حال کی دلی میں ہی آتا ہے ۔ یعنی نیلی چھتری جو جمنا کے نگم بود گھاٹ پر ابھی تک باقی ہے ۔

۲۔ فرغانہ کا سردار ۔ ظہیرالدین بابر کی موروثی ریاست فرغانہ تھی ۔

۴۔ جس کا ورثہ ۔ سلطنت مغلیہ کا بڑا حصہ اس وقت انگریزوں کے قبضے میں ہے ۔

۱۵

۱۔ ۳۔ گرو نانک صاحب کی جنم ساکھی یعنی سوانح عمری

میں لکھا ہے کہ جب بابر ہندوستان پر چڑھ کر آیا تو گرو صاحب ایمن آباد میں تھے۔ ان کی روحانی ترقی اور کرامات کا حال بابر کو بھی معلوم ہوا۔ خود زیارت کو گیا۔ اور برکات دینی و دنیوی سے مستفید ہوا۔ گرو صاحب نے پیشینگوئی کی کہ تو شاہ ہند پر فتح یاب ہوگا اور جب تک تیری نسل میں انصاف رہیگا۔ راج رہیگا۔ پھر بابر کے سوال پر گرو صاحب نے بابر کے جانشینوں کی تعداد بھی بتلائی۔ بابر بابا نانک کا بڑا معتقد تھا۔

۱۰۔ سکھ اور مغل۔ دونوں انگریزوں سے مفتوح ہوئے۔

۱۱-۱۲-۱۳۔ رانا سانگا کے بعد اس کا نابالغ بیٹا میواڑ کے تخت پر بیٹھا۔ انتظام ملکداری سانگا کی بیوہ رانی کرناوتی کرتی تھی بابر کے ساتھ فتحپور سیکری کی لڑائی کے بعد میواڑ بہت کمزور ہوگیا تھا۔ بلکہ ایک طرح سے لاوارث تھا۔ یہ دیکھ کر بہادر والئے مالوہ نے میواڑ پر حملہ کیا۔ اور چتوڑ کا محاصرہ کرلیا۔ عرصہ تک کرناوتی بڑی بہادری سے غنیم کا مقابلہ کرتی رہی۔ آخر تنگ اور ہر طرف سے مایوس ہوکر قلعہ نشین ہوگئی۔ جب اس میں بھی عافیت نہ دیکھی اور محاصرین کی فتح کا اُسے یقین ہوگیا۔ تو اس نے راکھی اور استمداد

کی چٹھی ہمایوں کے پاس بھیجی جو اس وقت بنگالہ میں پٹھانوں کو زیر کر رہا تھا۔ راکھی کے معنی اور چٹھی کا مطلب سمجھ کر ہمایوں یلغار کرتا ہوا چتوڑ پہنچا۔ مگر اُس وقت چتوڑ کا دوسرا جوہر ہو چکا تھا (پہلا جوہر علاءالدین خلجی کی بدولت ہوا تھا) اس لئے ہمایوں اس کے سوا اور کیا کر سکتا تھا۔ کہ اپنی دھرم کی بہن کی راکھ کو آنکھوں سے لگا کر ناصبوں کو نکال باہر کرے۔ اور سانگا کے وارثوں کو میواڑ کے تخت پر قائم کرے۔ اس نے اپنی کچھ فوج بھی رانا کی اعانت کے لئے چھوڑی۔ راجپوتوں میں رسم ہے کہ جب خاتون اڑے وقت پر ایک مرد کو راکھی بھیجے تو وہ دونوں دہرم کے بہن بھائی بن جاتے ہیں۔ اس پاک رشتے کے قائم ہونے میں قوم اور مذہب مانع نہیں ہوتے۔ یہ دہرم کا رشتہ ایسے ہی پیدائشی رشتے سے کم وقعت اور تقدس کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا۔ نہ ایسی درخواست کبھی رد ہوئی ہے۔ ہمایوں کی یہ جوانمردی اور عالی حوصلگی اسکے باپ اور رانی کے شوہر کی اتنی سخت جنگ کے عین بعد ہی ایک ایسا سنہری واقعہ ہے۔ جو ہند کی تواریخ عہد اسلام کی ہمیشہ زیب وزینت رہیگا۔ سلونوں کا تہوار اس راکھی کی متبرک رسم کا

محض ایک رواجی لقبیہ ہے ٭

۱۴۳ - ۱۴۴ - خود مختار پٹھانوں اور بیوفا بھائیوں کے ہاتھ سے جو مصیبتیں ہمایوں - اس کی بیگم اور اُن مٹھی بھر باوفا جاں نثاروں کو جھیلنی پڑیں - جو اس کڑی آزمائش کے وقت بادشاہ کے ساتھ رہ گئے تھے - ایسی دردناک ہیں - کہ سننے والوں کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں - ہندو والیانِ ملک کا سلوک اس پریشان قافلہ کے ساتھ بالعموم شفقت اور شرافت کا رہا ہے - سنئے کہ خود اکبر کی پیدائش ایک ہندو راجہ (والئے امرکوٹ) کے محل میں ہوئی - جہاں ہمایوں پناہ گیر تھا - تواریخ میں درج ہے کہ دشمنوں کے تعاقب کے خوف سے ہمایوں مجبور ہوا کہ زچہ اور بچہ کو راجہ کی مہمانی میں چھوڑ کر آپ آگے کو بھاگ جائے ٭

۱۵

۱۴۵ - ۱۴۶ - تمدن - ترتیب - آراستگی ٭ اسلامی تہذیب ایران کی قدیم تہذیب اور بغداد کے خلفائے عباسیہ کی کوششوں کا نتیجہ ہے ٭

۱۶

۴۔ سحبانِ وائل ۔ عرب کا سب سے زیادہ فصیح شاعر مانا جاتا ہے ٭

۹۔ شاہ عبدالعزیزؒ محدث دہلوی کی تصانیف حدیث تفسیر اور فقہ پر تمام اسلامی دُنیا میں سند مانی جاتی ہیں ٭

۱۳۔ سلطان جی ۔ شیخ نظام الدین اولیا محبوب سبحانی ۔جن کا مزار دہلی کے قریب ہے ٭

۴۔ شمس تبریزی ۔ ان کا مزار ملتان میں ہے ٭

۵۔ مجدد الف ثانی ۔ ان کا مزار سرہند میں ہے ٭

معین الدین ۔ معین الدین چشتی کا مزار اجمیر میں ہے ٭

کلمہ گو ۔ مدح گو ۔ تعریف کرنے والے ٭

۱۷

۳۔ ۴۔ اکبر کے ہندو جرنلوں راجہ مان اور راجہ ٹوڈرمل وغیرہ نے کئی دفعہ شمال مغربی سرحد اور افغانستان کو ہمیشہ سے

ایسے ہی سرکش تھے مطیع کیا ÷

۱۱ - وہ شیشہ سیسودیہ - میواڑ کے رانا سیسودیہ راجپوت ہیں۔ ان کا مورثِ اعلیٰ باپا تھا - جسے بپّا راول بھی کہتے ہیں - باپا کا سپوت - باپا کا قابل اور مستحق خلف - رانا پرتاپ سے مراد ہے ÷ جس میں باپا کے بہت سے اوصاف موجود تھے ÷

۱۸

۹ - پالسی - حکمت عملی - پولٹیکل دور اندیشی ÷
گمبھیر - دقیق - گہری ÷

۱۹

۲ - متقدمین نے تمام دنیا کو سات براعظم یا ولایتوں پر تقسیم کیا ہے ÷ ہفت کشور کا خراج سے مراد ہے - رقم کثیر - روپیہ کی بہت بڑی تعداد

۲۰

۳ - ۴ - دہلی کا بادشاہ - جلال الدین خلجی علاء الدین کا چچا

اور بھیرا تھا۔ اس نے علاء الدین کو اپنا ولی عہد بھی قرار دیدیا تھا مگر علاء الدین نے بادشاہ کو جو اس کی چچا تھا عزت اور محسن تھا قتل کرواکر سلطنت پر خود قبضہ کرلیا۔ مسلمان مورخوں مثل فرشتہ وغیرہ نے علاء الدین کی اس حرکت پر بڑی لعن طعن کی ہے۔ اسی طرح اورنگ زیب کے نام پر باپ (شاہجہان) کی قید اور بھائیوں کے خون کا دھبا ہے۔

۳۳

۵- یہ خط جیسا کہ اصل نظم میں مذکور ہے۔ حقیقت میں میواڑ کے رانا راج سنگھ نے روپنا گڑھ کے اشارے سے اورنگ زیب کو لکھا تھا۔ نہ کہ مہاراجہ مارواڑ نے جیسا کہ بعض انگریزی مورخوں نے غلطی سے لکھا ہے۔

۳۴

۱۱- عالمگیر کی ایک چال یہ بھی تھی۔ کہ جب کسی شخص کے خلاف کوئی وجہ تعرض کی ہاتھ نہ لگتی تھی۔ تو وہ مولویوں سے

اس کے خلاف شرعی فتوے لے کر اس کا قلع و قمع کر دیا تھا۔
اس کے عہد کے فتوے ایک کتاب سے فتاوائے عالمگیری
میں ایک جگہ جمع ہیں۔
۱۳۔ گرداب۔ بھنور۔

۳۹۳

۱۔ ویراگ۔ ترکِ دنیا۔ ترکِ لذات و خواہشات۔ بیگانگی۔ عشقِ الٰہی۔
۲۔ سولجر۔ (انگریزی) سپاہی۔ سپاہی پیشہ۔ بہادر۔
۳۔ سنتوکھ یا سنتوش۔ قناعت۔ توکل بر خدا۔
۷۔ بابا جسا سنگھ نے جن کی نسل سے آنریبل کنور پرتاپ سنگھ صاحب بہادر اور خاندان ریاست کپورتھلہ کے ممبر ہیں، احمد شاہ کے حملے کے زمانے میں سکھوں کی ایک خاص فوج آراستہ کی۔ جسے دل خالصہ کہتے ہیں۔
۱۱۔ آلا۔ بابا آلا سنگھ جن کی نسل سے والیانِ ریاست پٹیالہ ہیں۔
۱۳۔ بابا نانک کی تعلیم میں اگرچہ جنگجوئی اور مادّی جد و جہد

کی تاکید نہیں ہے۔ لیکن بنیادی فرائض کی ادائیگی کی سخت تاکید ہے
اس تاکید کو دسویں گرو گوبند سنگھ جی نے پھر تازہ کیا۔ اور بنیادی
فرائض کی طرف اپنی فرائض کے پہلو بہ پہلو پھر توجہ دلاکر سکھوں کو
سنگھ کا نام دیا۔ سنگھ سنسکرت میں شیر کو کہتے ہیں۔

صفحہ ۹۳

۳۔ عسکر۔ فوجیں۔ لشکر۔

صفحہ ۹۴

۱۰۔ رنگیلی جوانی۔ شہوات نفسانی۔ اور خواہشیں۔

۱۱۔ نادر شاہ۔ ایران کا بادشاہ اصل میں ایک چرواہا تھا۔ ۱۷۳۹ء
میں اس نے ہندوستان پر حملہ کیا۔ اور دلی تک مارتا چلا گیا۔ اس
وقت دہلی میں محمد شاہ بادشاہ تھا۔ شہر کے قتل اور غارت کے
سوا نادر شاہ اور شاہان ہیرے جواہرات وغیرہ لے گیا۔ شاہجہان
کا بنایا ہوا تخت طاؤس بھی اٹھا لے گیا۔

۲۷

اِس بند میں اِس افراتفری اور حکومت گردیوں کا خاکہ کھینچا گیا ہے جو انگریزوں کے تسلط سے پہلے یہاں پھیلی ہوئی تھی - یہ واقعات "تاریخ ہند" میں اپنی اپنی جگہ تفصیل سے درج ہیں ٭

۱۳- رستاخیز- قیامت- پرلے- کھلبلی، ہل چل ٭

۲۸

۱- دیکھو نوٹ ۱- ۳ بند ۱۴ ٭

۲- بھوشت پران- کلکی پران- میں انگریزوں کی ہند پر راج کرنے کی مفصل پیشین گوئی کی ہوئی ہے۔ سری مد بھاگوت کے بارھویں اسکند کے پہلے ادھیائے کے اخیر میں بھی یہ ذکر آیا ہے ٭

۳۰

۳- قوم خالصہ- سکھ لوگ ٭

۷- برچھے گردی- برچھا پنجابی میں مشٹنڈے کو کہتے ہیں- مہاتما

شیر سنگھ کے قتل کے بعد جو افراتفری سکھ فوج نے پنجاب میں پھیلائی اسے پنجاب کی تاریخ میں اس لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے ۔

۳۲

۵۔ کرم گستر ۔ دیاوان ۔

۳۳

۶۔ مہین ۔ سب سے بڑا ۔ پوتر ۔ بیٹا ۔ خلافت ۔ راج ۔ سب سے بڑا راج کنور ۔

۱۲۔ گلبن ۔ پھول والا درخت ۔

۱۳۔ بہاراں ۔ بہار ۔

۳۴

۶۔ صل علا ۔ نہایت تعریف اور پسندیدگی کا کلمہ ۔ واہ واہ ۔

۱۳۔ لائلٹی (انگریزی) وفاداری ۔ ۱۴۔ برٹش ۔ برطانیہ ۔

۳۵

۱۔ ایران کا بادشاہ ۔ دارا گشتاسپ پہلا شخص تھا

جس نے مغرب کی طرف سے پنجاب پر حملہ کیا ہے۔ واقعہ گوتم بدھ کے زمانے میں ہوا۔ اسکی فوجیں سندھ کے مغربی اضلاع تک گئی تھیں ۔

۳۔ مینانڈر۔ باختر کی سلطنت (خراسان وغیرہ) کا بادشاہ تھا مسیح سے قریب دو سو برس پہلے ہند پر حملہ کیا ۔

۵۔ سیتھیا کی وحشی قومیں بحیرۂ اسود و کوہ قاف اور بحیرۂ کیسپین کے اتر میں رہتی تھیں۔ اب یہ ملک روس کی سلطنت میں شامل ہے۔ مسیح کی پیدائش سے سو برس پہلے ان کے حملے ہند پر شروع ہو گئے تھے۔ مسیح کی پیدائش کے چند سال بعد کشمیر کے قریب ان کی بڑی سلطنت قائم ہو گئی تھی۔ یہاں کے بادشاہ کنشکا نے بدھ مت کی چوتھی کونسل منعقد کرائی تھی ۔

۳۶

۶۔ سر ویسٹ رجوے کی سرحدی کمیشن نے ۱۸۸۴ء میں دریائے وغیرہ سے ملکر افغانستان اور روس کی سرحدوں کو تعین کر دیا اور مستقل نشان لگا دئے گئے ۔

۸ ۔ ۱۸۹۳ء میں ڈیورنڈ مشن نے افغانستان سے مل کر چترال، نیپال وغیرہ مقامات کے جرگوں کی پولیٹیکل ماتحتی کا فیصلہ کیا ۔

۱۵ ۔ ۱۹ ۔ امیر عبدالرحمٰن خاں نے لارڈ ڈفرن سے ۱۸۸۵ء میں راولپنڈی کے مقام پر ملاقات کی ۔

ضمیمہ

۱ ۔ ۱۸۹۷ء میں ملکۂ معظمہ وکٹوریہ قیصرۂ ہند کی تخت نشینی کی ساٹھویں سالگرہ کی تقریب میں ڈائمنڈ (ہیرے) جوبلی کا جشن منایا گیا ۔

۲ ۔ ۱۸۹۷ء کی ساعتِ سعید ۔ مبارک وقت ہے ۔

۱۸ ۔ ۱۹ ۔ ہندوستان کی ریاستوں نے اس مبارک موقعہ کی یادگار میں امپیریل سروس افواج کا سلسلہ قائم کیا ۔ جو برٹش گورنمنٹ کی جنگی ضروریات میں اسی طرح کام دیتی ہیں جس طرح گورنمنٹ کی اور فوجیں ۔

۱۳۸

۱۔ قسمت۔ ساکھ ؛

۲۔ دوبالا۔ دوچند۔ دُونا ؛

۳۔ قومی۔ (نیشنل) اینتھم۔ انگلستان کا قومی گیت۔ جو شاہی درباروں اور ریاستی موقعوں پر فوجی بینڈ سے بجایا جاتا ہے ؛

۱۳۹

۴۔ ہینووری۔ منسوب بہ ہینوور۔ ملکہ وکٹوریہ انگلستان کے بادشاہ جارج سوم کے چوتھے بیٹے ڈیوک آف کنٹ کی بیٹی تھی یہ ڈیوک ہینوور واقع جرمنی کا بادشاہ و تخت انگلستان کے تھا لیکن ملکہ وکٹوریہ ہینوور کی سلطانہ نہیں بن سکتی تھی۔ اسلئے کہ وہاں عورتیں وراثت سے محروم تھیں۔ انگلستان میں ایسی قید نہ تھی۔ اور ملکہ وکٹوریہ تخت انگلستان کی قریب ترین وارث تھی اس لئے باوجود ہینوور کی شہزادی ہونے کے ولیم چہارم کے بعد انگلستان میں تخت نشین ہوئی تھی ؛

۱۴۔ وکٹری۔ (انگریزی) فتح۔ اگرچہ یہ لفظ اردو میں عام نہیں ہے۔ مگر یہاں وکٹوریہ کے نام کی رعایت سے استعمال کیا گیا۔

۱۵۔ ملکہ مرحومہ کے عہد میں مقبوضات برطانیہ کو اس قدر وسعت حاصل ہوئی کہ دنیا کے ہر حصے میں کوئی نہ کوئی جزو انگریزوں کی چھوٹی یا بڑی حکومت کا موجود ہے۔ اس لئے سلطنت کے کسی نہ کسی حصے پر آفتاب ضرور رہتا ہے۔ علوم جغرافیہ اور ہیئات کی کتب سے معلوم ہوگا۔ کہ تمام کرۂ ارض پر ایک ساتھ ہی طلوع و غروب آفتاب کا نہیں ہوتا۔

۱۶۔ محاسن۔ اچھے گن۔ محامد۔ نیک خصلتیں۔

۴۳

۱۔ رام (رامچندر) جب اودھ (اجودھیا) سے بن باس کو چلنے لگے تو لوگوں کی حالت سخت حسرتناک تھی۔ ایسی ہی کیفیت یوسف کے والد اور دوستوں کی ہوئی تھی۔ جب وہ کنعان سے مصر کی طرف روانہ ہوئے تھے۔

۷-۸- ان مصرعوں کے تغزّل کو استاد حل کرکے سمجھا دے۔

۱/۴

۷- شہنشاہ ایڈورڈ کی تاجپوشی کے اعلان کے دربار ۱۹۰۳ء میں ہز رائیل ہائینس ڈیوک آف کناٹ شاہی خاندان کے قائم مقام ہوکر یہاں آئے تھے۔

۲/۴

۹- ریپریزنٹیشن۔ حکومت با وکالت رعایا۔ جیسے پارلیمنٹ۔ نئی کونسلوں میں قایم مقامی اصول کی تعمیل کی طرف اشارہ ہے۔

۱۳- مشہور مصنف لارڈ میکالے۔ گورنر جنرل ہند کی عاملانہ کونسل کا اول قانونی ممبر تھا۔ اسی کے قلم اور دلائل کے زور سے یہاں انگریزی تعلیم نے رواج پایا۔

۳/۴

۱- خدائے ذوالمنن۔ منن جمع منت کی بمعنی احسان بخشش

کرنے والا خدا ۔ دیا گیا +

۲۔ فرد زمن ۔ زمانے میں لاثانی ۔ بے بدل +

۳۔ ۹۔ نومبر ۱۹۰۵ء سے ۱۹۔ مارچ ۱۹۰۶ء تک حضور شاہنشاہ جارج پنجم بعہد ولی عہدی معہ ملکہ قیصرہ کے سلطنت ہند میں دورہ کرتے رہے +

۴۔ مُبرہن ۔ ظاہر +

۴۴

۶۔ حضور شہزادہ ویلس نے اس سیاحت سے واپسی پر گلڈ ہال واقع لنڈن میں لارڈ میئر لنڈن کی دعوت کے موقعے پر جو شفقت اور ہمدردی سے بھرے الفاظ ہندوستان کی نسبت فرمائے ۔ وہ اہل ہند کے دل میں جگہ کر گئے +

۴۵

۲۔ اتم کامل ۔ پورا +

۱۳۔ ہندوستان میں دستور ہے ۔ کہ نہایت معزز ومقدس مہمان کا

خیر مقدم اس طرح کرتے ہیں - کہ ایک طشت میں گھی کا چراغ پھول
اور خوشبوئیں وغیرہ رکھکر سات بار اس کے گرد پھراتے ہیں - اسی کو
آرتی کرنا یا آرتی اوتارنا بولتے ہیں ٭

۴/۷

۴ - کانسٹی ٹیوشن - آئین بندی - ضابطہ - نیتی کے مطابق
۹ - فارسی مقولہ ہے - " حکیم حاکم مرگ مفاجات "

۴/۸

۴ - شدر یا شودر - ہندوؤں کا سب سے ذلیل فرقہ ٭

۴/۹

۱ - رینگلر (انگریزی) علم ریاضی کا سب سے بڑا امتحان اور درجہ ٭
۶ - ۸ - شمس العلما - خواجہ الطاف حسین حالی لکھتے ہیں -
ابتدا میں (سنین وسطی میں) اہل یورپ نے اس علم (طب) کی تعلیم
ہندی (ہندو ڈاکٹر سشرت اور چرک) سے پائی ٭

(رسالہ مخزن العلوم - ج ۔ ۵ - نمبر ۱۱)

۸ - سرجن ۔ (انگریزی) جرّاح ۔

۹ - کالیداس ۔ کالیداس کی طرح: کالیداس مہاراجہ بکرماجیت کے دربار کے نورتنوں میں سے تھا ۔ اس کے ڈرامے یورپ کی مختلف زبانوں میں ترجمہ ہو گئے ہیں ۔ شیکسپیر ۔ شیکسپیر کی طرح ولیم شیکسپیر ملکہ الزبتھ کے زمانہ کا ڈراما نویس تھا ۔ جو کالیداس ہندوستان میں ہے ۔ وہ شیکسپیر انگلستان میں ہے ۔

۱۰ - سوا ۔ اشارہ ہے اُن تحقیقات کی طرف جو مشرقی علوم وغیرہ کے متعلق مغربی تعلیم کی روشنی اور تحریک سے اس ملک میں ہوئیں اور ہو رہی ہیں ۔

۵۱

۸ - زیب طاقِ نسیان ہونا ۔ بھول جانا ۔ یاد سے جاتا رہنا ۔

۵۳

۱۳ - ایمن ۔ ہندی میں ایک راگ کا نام ہے ۔ کلیان کی قسموں سے

ہے۔ اور فارسی میں اسی آواز اور ہجا کے لفظ کے معنی ہیں۔ بخوف آرام میں۔ رعائت لفظی ومعنوی دونوں ہیں +

۵۷

۱۳۔ راج ابھیکھیک۔ سنسکرت میں رسم تاجپوشی یا تخت نشینی کو کہتے ہیں +

۵۸

۴۔ جگت۔ دُنیا + مات۔ ماتا یا ماں جیسی شفقت کرنے والی +

۵۔ ہندو متھیا کہتا ہیں لکشمی یا مہا لکشمی دولت کی دیوی ہے۔ اور سرستی۔ عقل و فراست کی +

۱۰۔ محسنات۔ نیک خصلتیں +

۱۱۔ امپایر سلطنت +

۱۳۔ ۱۴۔ مایا۔ فطرت یا تکوین۔ وہ طاقت جو کائنات عالم میں خلقت کے کرشمے دکھاتی ہے۔ اور ایسی نیرنگیاں پیدا کرتی ہے +

۱۴۔ ایک سہاگن۔ اور دودھ پوت والی عورت کے حق میں یہ سب سے اچھی دعا ہے۔ جو ہندوستان میں دیجاتی ہے۔ اس کا مطلب

ہے۔ کہ شوہر اور اولاد کی طرف سے ہمیشہ تیرا دل خوش اور کلیجہ ٹھنڈا رہے ﴿

۵۹

۴۔ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰہِ۔ فضل باری سے ناامید مت ہو ﴿ (سورہ الزمر۔ رکوع ۶۔ پارہ ۲۴)

۶۔ وصل یعنی یوگ ﴿

۷۔ مکتی۔ نجات ﴿ برہمگیان ۔ علم خفی ۔ علم الٰہی ﴿

۸۔ آتم بودھ۔ روح کی ماہیت سے آگاہ ہونا۔ خودشناسی ﴿

۶۰

۱۳۔ تیاگ۔ ترک لذات اور اغراض سے بری ہوکر زندہ رہنے کا درجہ ﴿ ببیک ۔ امتیاز۔ فانی اور باقی متغیر اور لا متغیر میں تمیز کرنا ﴿

۱۵۔ کرم نشکامی۔ اخلاق میں کامل ہوکر جب انسان برہم سے واقف ہو جاتا ہے۔ تو جو کام وہ کرتا ہے یہی نہیں کہ

وہ نہایت مستحسن اور شاداں کے لئے مشغول ہوتا ہے۔ بلکہ اسکے
اس فعل کے صلہ اور اجر سے کوئی واسطہ نہیں رہتا۔ خدا
شناسی کے سلسلہ میں یہ نہایتا اعلیٰ درجہ ہوتا ہے جہاں
پہنچ کر انسان جیتے اور مرتے بھی [illegible] سے
باہر نکل جاتا ہے۔ اسی کو یوگ یا یوگ کا [illegible]
ارتقا یعنی روحانی ترقی کی معراج کا [illegible] ہے۔

CONTENTS

This poem has one merit only and that is that it voices the sentiments and prayers of all classes and creeds of Their Imperial Majesties' Indian subjects. It claims none other. That it is the only work of its kind, an historisal poem at present in existence is only an evidence of the creative influence of the West, and were it not for the visit of Their Imperial Majesties to ancient Delhi *should not have come to be written.*

Like the widow's mite is it placed at the foot of the throne for acceptance as a tribute of the whole nation and not only that of

The AUTHOR.